بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورفعنا لک ذکرک

ادر ہم نے آپؐ کے ذکر کو بلند و بالا کیا

لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم

آیت قدسی قرآن شریف۔

شجرِ طوبیٰ

گلدستۂ نعت

محبوب پیغمبرؐ کی توصیف میں

"دکنی نعتوں کا انتخاب"

تالیف

ڈاکٹر صبیحہ نسرین بنت حسن الحجاز احمد

(زہرا شہزادی)

پی ایچ۔ڈی (اردو)، سنٹرل یونیورسٹی آف حیدرآباد

دبستانِ حجاز

حریم ناز

فرخندہ بنیاد رآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ورفعنالک ذکرک

اور ہم نے آپؐ کے ذکر کو بلند و بالا کیا

لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم

آیتِ قدسی قرآن شریف۔

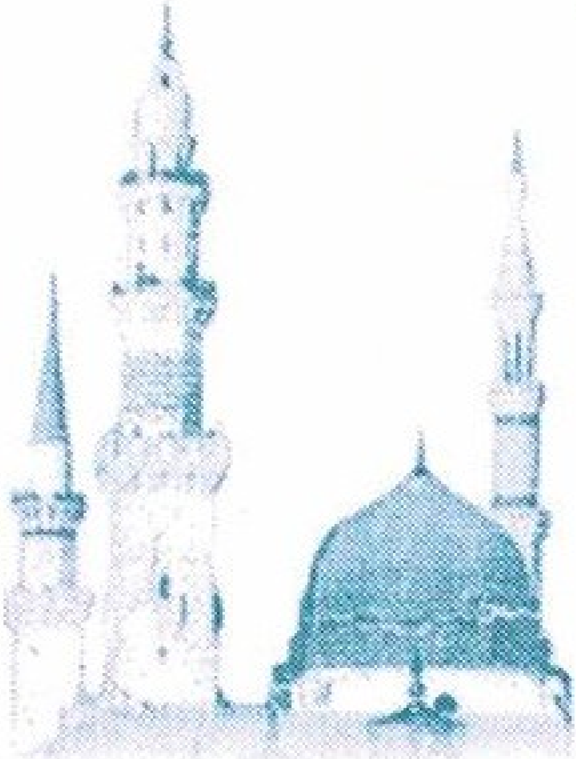

شجرِ طوبیٰ

گلدستۂ نعت

محبوب پیغمبرؐ کی توصیف میں

"دکنی نعتوں کا انتخاب"

تالیف

ڈاکٹر صبیحہ نسرین بنتِ حسن الحجاز احمد

(زہرا شہزادی)

پی ایچ۔ڈی (اردو)، سنٹرل یونیورسٹی آف حیدرآباد

دبستانِ حجاز

حریمِ ناز

حیدرآباد فرخندہ بنیاد

جملہ حقوق طباعت واشاعت محفوظ

****

SHAJAR-E-TOOBA

Edited by

Dr. SABIHA NASREEN BINT-E-HUSNUL HIJAZ AHMED

طبع اول * ۹ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

م ۱۲/ مئی ۲۰۰۳ء روز پیر

تعداد * (۱۰۰۰)

ثمن اشترا * Rs.270/-

کمپوزنگ * شیخ امجد حسین سلمہٗ

کمپوزنگ سنٹر * ورڈ مسٹر کمپیوٹر انفارمیٹک سنٹر

نیو ملے پلی، حیدر آباد۔ فون نمبر: 23349158

طباعت * ایس۔ ایس۔ پرنٹرس، حیدر آباد

دارالاشاعت * دبستانِ حجاز، حریمِ ناز

****

معززین حسبِ ذیل مقامات سے "شجرِ طوبیٰ" حاصل فرمائیں

* حریم ناز ۱۱۸۷-۱-۱۰، اے سی گارڈز۔ حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰۴
* سب رس کتاب گھر، ایوانِ اُردو پنجہ گٹہ روڈ، حیدر آباد۔ ۵۰۰۴۸۲
* ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاوز، لال کنواں، دہلی
* دبستان حجاز ۲۸/ اے/ ۳۲۴-۱-۸

فاطمہ کالونی، ٹولی چوکی، حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰۸ فون نمبر: 23562464

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اس مبارک مجموعہ کلام کا انتخاب

مسمّیٰ

شجر طوبیٰ کی ترتیب و تدوین

ذکرِ جمیل شاہِ لولاک ﷺ

کے لئے ہے اور اس کو

شاہِ جمجاہ خلد آشیاں محمد قلی قطب شاہ
بانی شہر حیدر آباد فرخندہ بنیاد

کے نام منسوب کرتی ہوں

از

ڈاکٹر صبیحہ نسرین زہرا شہزادی

بنت

حسن الحجاز سجادہ نشین حریمِ ناز

فہرست

	مقدمہ	7-42
۱۔	حضرت سید محمد محمد الحسینی بندہ نواز گیسو دراز ؒ	43
۲۔	حضرت سید امیر الدین شاہ میراں جی شمس العشاق ؒ	44-46
۳۔	فخر دین نظامی	47-48
۴۔	شاہ اشرف بیابانی ؒ	49-50
۵۔	حضرت شاہ برہان الدین جانم ؒ	51-52
۶۔	خوب محمد چشتی	53
۷۔	سلطان محمد قلی قطب شاہ	54-56
۸۔	اسد اللہ وجہی	57-60
۹۔	ملاّ غواصی	61
۱۰۔	ابنِ نشاطی	62-65
۱۱۔	نصرتی	66-67
۱۲۔	عبد اللہ قطب شاہ	68

۱۳۔	وجدی	69-70
۱۴۔	جنیدی	71
۱۵۔	صنعتی	72
۱۶۔	عبدالمحمد ترین	73
۱۷۔	ولیؔ	74
۱۸۔	شیخ محمود بحری	75
۱۹۔	فائز	76-77
۲۰۔	فراقی	78
۲۱۔	ملک خوشنود	79
۲۲۔	محبوب عالم عرف شیخ جیوں	80
۲۳۔	مولوی باقر آگاہ	81-83
۲۴۔	محمد رفعتی فتاحی	84
۲۵۔	امامی	85-86
۲۶۔	مختار	87
۲۷۔	محسن	88-89
۲۸۔	سید میراں ہاشمی	90

۲۹۔	مرزا محمد مقیم مقیمی بیجاپوری	91
۳۰۔	سراج اورنگ آبادی	92
۳۱۔	شاہ معظم بیجاپوری	93-94
۳۲۔	بلاقی	95
۳۳۔	عاجز	96-97
۳۴۔	رستمی	98-99
۳۵۔	اسمائے حسنیٰ	100-106
۳۶۔	ذکرِ جمیل	108-120
۳۷۔	نگاہِ بازگشت	121-122

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلیٰ رَؤُفٌ رَحِیۡمٌ ۝ الصَّلوٰۃ والسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الکَرِیۡم

نورِ سحر لیے ہوئے میرا قلم رواں ہُوا
ماہِ چہار دہ میرا ہمدمِ کارواں ہوا
نصف النہار پر چلے سلسلۂ نعت اگر
مہرِ جہاں نما کو دیکھ سجدے میں خود نہاں ہُوا

بحرِ معانی سے دُرَرْ و لآلی نکالنا ہمارے لئے صفوت آدمیت اور سعادتِ ابدیت ہے۔ نعت شریف کا جو عنوان ہے بے شک امت کے لئے وجہ فخر و امتیاز ہے۔

قرآنِ مجید میں اسماءِ حسنٰی کے ضمن میں جو آیات ہیں وہ خاص کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے لیے ہیں۔ اس طرح جو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد وثناء میں وارد ہیں وہ بھی اسماءِ حسنٰی کی صف میں داخل ہیں۔ خود آپؐ کی زبانِ مبارک سے یہ ارشاد ہوتا ہے

انا فی السماءِ احمد و فی الارض محمد

(تفسیر کبیر۔ امام فخر الدین رازی)

احمدؐ : اَحۡمَدُ الۡحَامِدِیۡنَ لِرَبِّہٖ.

یعنی تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ قابلِ تعریف کام کرنا یا قابلِ تعریف ہونا۔

(مصباح اللغات)(ص۔۱۷۵)

محمدؐ : فَمُحَمَّدُ ھُوَالَّذِیۡ حُمِدَ مَرَّۃً بَعۡدَ مَرَّۃٍ۔ یعنی جس کی بار بار حمد کی جارہی ہو۔ قرآنِ پاک جو اللہ رب العزت کا ابدی پیام ہے بندوں کی ہدایت کا سر چشمہ ہے جو لوح محفوظ میں ہے جس کو اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ اس قرآن میں ایک بار ''احمدؐ'' اور چار بار ''محمدؐ'' کا بیان ہے۔ یٰسٓ، طٰہٰ، مدثر، مزمل کہہ کر بھی اللہ پاک نے آپؐ کو مخاطب فرمایا ہے لیکن نام پانچ باریوں آیا ہے۔

۱۔ احمد : وَمُبَشِّرًا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمَدَ

(الصف۔آیت۔٦)

ترجمہ:- بشارت دینے والا ہوں ایک ایسے رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمدؐ ہوگا۔

۲۔ محمدؐ : وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ۔

(آل عمران۔آیت۔۱۴۴)

ترجمہ:- محمدؐ کوئی اور ہستی نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول ہیں اُن سے پہلے بہت سے رُسل گذرے ہیں۔

۳۔ محمدؐ : مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآاَحَدٍمِّنْ رِجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزب۔آیت۔۴۰)

ترجمہ:- محمدؐ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسولؐ ہیں۔

۴۔ محمدؐ : وَاٰمَنُوْا بِمَانُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ (محمدؐ۔آیت۔۲)

ترجمہ:- اور ایمان لے آئے جو کچھ محمدؐ پر (قرآن) نازل ہوا اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔

۵۔ محمدؐ : مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ۔ (الفتح۔آیت۔۲۹)

ترجمہ:- محمدؐ رسول اللہ اور جو اُن کے ساتھ ایمان لے آئے کافروں پر سختی کرنے والے اور آپس میں رحم دل ہیں۔

یہ اسمِ مبارک وہ ہے جو کنگورۂ عرش پر اور قندیلِ عرش پر تحریر ہے۔ آدمؑ کی بخشش بھی اسی وجہ سے ہوئی تھی کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نام کا واسطہ دے کر معافی مانگی تھی اور معافی مل گئی۔ یہ وہ نام مبارک ہے جو کلمہ طیبہ میں اللہ پاک کے نام کے ساتھ آتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰهِ

دین کامل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار نہ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپؐ کا نام رکھا ہے تو یہیں پر اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپؐ

کا مقام کیا ہے۔ آپؐ اللہ کے ایسے رسول ؐ ہیں جن کی خاطر اس عالم کی تخلیق ہوئی۔ ہر انسان کے قلب میں کلمہ طیبہ تحریر ہے۔ اللہ پاک نے آپؐ کا ذکر اس قدر بلند فرمایا ہے کہ دنیا میں ہر لمحہ آپؐ کا نام لیا جاتا ہے۔ پانچ وقت اذان میں مؤذن اللہ کے نام کے ساتھ آپؐ کا نام بلند کر رہا ہے دنیا میں ہر لمحہ کہیں نہ کہیں اذاں ہوتی رہتی ہے لہذا کوئی لمحہ خالی نہیں۔ کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تخلیق فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے دونوں جہاں کی جاندار اور بے جان اشیاء کا وجود ہُوا۔ عاشقِ رسولؐ کا بتایا ہوا یہ حساب کس قدر درست ہے کہ ہر چیز سے ۹۲ کا عدد بنتا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا ہے۔

نام لو کسی وسو کا کرو چوگنے بھاؤ
دو رسا کے پنچ گن کیجو بیس سے بھوگ بھاؤ
باقی بچے کو نو گن کیجو دو اس میں ملاؤ
نانکؔ تم ہر اک شئے میں نامِ محمدؐ پاؤ

(گرونانک جی)

رحمت للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف و مدح ''نعت'' کہلاتی ہے۔ ''نعت'' کا محرک ''عشقِ نبیؐ'' ہے۔ یہ لفظ مخصوص کر دیا گیا ہے آپؐ کی توصیف کے منظوم کلام سے' حالانکہ نثر میں بھی نعت کہی جا سکتی ہے۔ نعت باعتبار لغت وصف' مدح' ثناء اور تعریف کے معنوں میں مستعمل ہے۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کا مادہ (ن ع ت)۔ یہ لفظ قرآنِ شریف میں نہیں آیا ہے۔ سید رفیع الدین اشفاق شمائلِ ترمذی کی حدیث

"من راه بدیهة حصابه ومن خالطه معرفه' احبه یقول ناعته لم ارقبله ولا بعده' مثله صلی اللّٰه علیه وسلم" کے حوالے سے اس بات پر مصر ہیں کہ "نعت" کا لفظ سب سے پہلے بابُ المدینۃ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے استعمال فرمایا۔ ڈاکٹر ریاض مجید مفسرین کے حوالے سے یہ عبارت "اللھم انصر نا بالنبی المبعوث فی آخر الزمان الّذی نجد نعته و صفته فی التوارة" (اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے جن کی نعت اور صفت ہم تورات میں پاتے ہیں) سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ سب سے پہلے یہود کی دعاؤں میں نعت کا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں استعمال ہوا ہے۔

"نعت" کا آغاز عربی شاعری سے ہوتا ہے۔ ابتداء میں عرب کے شعراء نعت کو عمومی حیثیت دے رکھے تھے لیکن نورِ محمدیؐ کے ظہور اور ولادت باسعادت کے بعد انھوں نے نعت خاص کر شہنشاہِ کونینؐ کی مدح کے لیے مختص کر دی۔ ہوتے ہوتے جب شعرائے عجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن و جمال سے متاثر ہوئے اور ان کے عشق میں مثنوی' غزل' نظم' قطعہ' رباعی اور قصیدہ وغیرہ اس طرح ترتیب دیا کہ سارے عالم میں اس محبت کی خوشبو پھیل گئی۔ یہاں تک کہ مصر' عراق' شام' ایران او ہندوستان اس سے از حد متاثر ہوئے اور بے شمار نعتیں وجود میں آتی گئیں۔ اسی طرح دکنی زبان میں بھی نعتیں لکھی گئیں جو اس وقت ہمارے لیے مطمح نظر بنی ہوئی ہیں۔ قدیم دکنی نعتوں کو بیک قلم و بیک نظر یکجا کرنا بظاہر مشکل ہے' لیکن اس پر تحقیق و تدقیق کے ساتھ کام کرنے کی جو سعادت مجھے ملی ہے وہ نعتِ احمدِ مختارؐ کہنے والے عاشقانِ زار حبیبانِ گھربار کے لیے میرا یہ ہدیۂ تبریک ہے۔

جو نورِ بصر ہے۔

ے باتاں گھر سیاں نرملیاں وار یا جو تیرے ناؤں پر
سو جائے کر اسمان پر ہر یک بچن تارا ہوا

(محمد قلی قطب شاہ)

نعت کی تاریخ اگر چہ کہ عربی نعت گو شعراء سے شروع ہوتی ہے لیکن اصل تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سرچشمہ ہے ''قرآنِ پاک'' رب کی زبانی اگر نعت کا ماخذ و منبع تلاش نہ کیا جائے تو یہ موضوع مکمل کیسے ہوگا؟

ے مزمل و مدثر کہہ کہہ کے پکارا
کس پیار سے لیتا ہے خدا نامِ محمدؐ

ے محمدؐ سے صفت پوچھ خدا کی
خدا سے پوچھ لو شانِ محمدؐ

علامہ اقبالؔ نے کیا خوب کہا ہے

ے کیا میرا منہ ہے' مری مدح نگاری کیا چیز
جب خدا خود ہے' ثنا خوانِ رسولِ عربیؐ
لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

لہذا اُن آیات کی روشنی میں نعتوں کا تجزیہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیوں کہ اللہ پاک کے سوائے کوئی اور آپؐ کی توصیف اس طرح نہیں کرسکتا جس طرح کہ ہونی چاہیئے بندۂ عاجز اس مقام سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔

ے گر بخواہی وصلِ ذاتِ کردگار
بہ خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

ے ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبیست

(حضرت خواجہ ہمام الدین علاء تبریزیؒ)

ویسے تحقیق استناد چاہتی ہے اعلیٰ تحقیق کے لیے اعلیٰ استناد لازم ہے جو اس موضوع کے لیے تو موجود ہے دوسرے موضوعات کو یہ سعادت کہاں نصیب ہوسکتی ہے؟

لہذا قرآنِ مبیں میں اللہ تعالیٰ نے جو آپؐ کی ثنا کی ہے وہ ان آیات سے ہمارے لیے خزینۃ المعرفت ہے۔

۱. اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰیٓ اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ ۝

(۳) (سورۂ آل عمران۔ آیت۔۳۳)

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل اور اولاد کو منصب نبوت کے لیے منتخب کیا اور پسند فرمایا۔ آپؐ مصطفیٰؐ ہیں۔

۲. وَلٰكِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۝

(۳) (سورۂ آل عمران۔آیت۔۱۷۹)

اپنے پیغمبروں میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے درجۂ مقبولیت عطا کرتا ہے آپؐ مجتبیٰؐ ہیں۔

۳. یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

(۳۶) (سورۂ یٰسٓ۔ آیت۔ ۱، ۲، ۳)

یا سید آپؐ سردارِ قوم ہیں اور آپؐ کو حکمت والا قرآن دیا گیا بے شک آپؐ رسولوں میں سے ہیں یٰسٓ ہیں۔

۴. طٰہٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۝

(۲۰) (سورۂ طٰہٰ۔ آیت ۱، ۲)

آپؐ پاکیزہ نفس ہیں اور خوش رو ہیں۔ ہم نے جو کچھ کہ قرآن سے تمہارے لیے ہدایت نازل کی ہے وہ زحمت اور مشقت اُٹھانے کے لئے نہیں ہے۔

۵. یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝ (۷۳) (سورۂ مزمل۔ آیت۔ ۱)

اے کملی اوڑھنے والے۔

۶. یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝ (۷۴) (سورۂ مدثر۔ آیت۔ ۱)

اے چادر اوڑھنے والے

۷. اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ ۝

(۷) (سورۂ اعراف۔ آیت ۱۵۷)

جو ایمان والے ہیں اتباع کرتے ہیں ایسے رسولؐ اور نبیؐ کی جو حُسنِ فطرت کے مطابق امی ہے۔

۸. وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ ' وَسِرَاجاً مُنِیراً ○

(۳۳)(سورۂ احزاب ۔ آیت ۴۶)

اللہ کے حکم سے اس کے دین کی طرف بلانے والے ہیں۔

۹. اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِر '' وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ○

(۱۳)(سورۂ رعد آیت ۷)

آپؐ بے شک ڈرانے والے ہیں اور تمام اقوام کے لیے (ہادی) ہدایت دینے والے ہیں۔

۱۰. وَسِرَاجاً مُّنِیراً ○ (۳۳)(سورۂ احزاب ۔ آیت ۔ ۴۶)

آپؐ روشن چراغ ہیں۔

۱۱. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیراً ○

(۳۳)(سورۂ احزاب ۔ آیت ۔ ۴۵)

بے شک ہم نے تم کو عہدۂ رسالت دیکر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ محبوب ہستی بنا کر گواہی کے لیے اور بشارت دینے والے نعمائے جنت کے لیے اور عذابِ آخرت سے امّت کو باخبر رکھنے کے لیے۔

۱۲. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیراً وَّنَذِیراً ○

(۳۴)(سورۂ سبا ۔ آیت ۲۸)

ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا اس دنیا میں مگر یہ کہ تمام مخلوق کے لیے بشارت دینے والے اور خوف دلانے والے بنا کر۔

۱۳۔ وَيُزَكِّيهِمْ ٥ (۳)(سورۂ آل عمران۔آیت ۱۶۴)

آپؐ کی شان یہ ہے کہ اسلام لانے والے انس و جن کو پاک وصاف طریقۂ زندگی عطا کرتے ہیں۔

۱۴۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ٥

(۳)(سورۂ آل عمران۔آیت ۱۶۴)

اور اہل اسلام کو قرآن کا درس دیتے ہیں اور حکمت بتاتے ہیں۔

۱۵۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِينٌ ٥

(۵)(سورۂ مائدہ۔آیت۔۱۵)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے اللہ کی طرف سے ایسا پیغمبر آیا ہے جو سراپا نور ہے۔ مصحفِ قدسی اور روشن کتاب لیے ہوئے ہے۔

۱۶۔ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ٥

(۱۴)(سورۂ ابراہیم۔آیت۔۱)

(تا کہ ان کے گناہ کا بوجھ جو ان پر ہے اُتاریں اور لعنت کے وہ طوق جو اُن کے گلے میں پڑے ہیں نکالیں) تا کہ مخلوق کو گمراہی کی ناکامی سے نیک راہ کی روشنی کی طرف لے آئیں۔

۱۷. وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَ الۡاَغۡلٰلَ الَّتِىۡ كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡ ○

(۷)(سورۂ اعراف۔آیت۔۱۵۷)

عامۃ الناس یعنی مخلوق کے گناہ کا بوجھ جوان پر ہے اتاریں اور لعنت کے وہ طوق جوان کے گلے میں پڑے ہیں نکالیں۔

۱۸. لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِم ○ (۱۶)(سورۂ نحل۔آیت۔۴۴)

عامۃ الناس کو صاف اور عیاں طور پر سمجھائیں اور بیان فرمائیں اور اظہار کریں جو آیات کہ اُن کے لیے نازل ہوئی ہیں۔

۱۹. وَالَّذِىۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ ○ (۳۹)(سورۂ زمر۔آیت۔۳۳)

یہ رسولؐ ایسی ہستی ہے جو سچائی کو لے کر آئے ہیں۔

۲۰. يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الرَّسُوۡلُ بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ○

(۴)(سورۂ نساء۔آیت۔۱۷۰)

اے جن وانس تمہارے لیے سچائی اور حقیقت (یعنی قرآنِ پاک) کو لے کر اللہ کی طرف سے ایک رسول آئے ہیں۔

۲۱. قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ○ (۴)(سورۂ نساء۔آیت۔۱۷۵)

تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حجت اور ایک دلیل آئی ہے۔ جس سے انکار ممکن نہیں۔

۲۲. لِتَحکُمَ بَینَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰاکَ اللّٰہُ ٥

(۴) (سورۂ نساء۔ آیت۔ ۱۰۵)

تا کہ لوگوں کے لیے تم حق اور انصاف کا فیصلہ سنائیں۔ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بشارت اور ہدایت دی ہے۔

۲۳. وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَاقَضَی اللّٰہُ وَ رَسُولُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِم ٥ (۳۳) (سورۂ احزاب۔ آیت۔ ۳۶)

کسی مومن اور مومنہ کے لیے یہ مجال نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کسی امر میں فیصلہ کریں جب کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کے معاملہ میں فیصلہ سنایا ہے اور ان کو اس معاملہ میں اس کے بعد فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔

۲۴. وَاِنَّہٗ لَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ٥

(۲۷) (سورۂ نمل۔ آیت۔ ۷۷)

بے شک یہ رسولؐ ہدایت والے ہیں اور مومنین کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔

۲۵. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ٥

(۲۱) (سورۂ انبیاء۔ آیت۔ ۱۰۷)

اور ہم نے آپؐ کو عہدۂ رسالت جو عطا کیا ہے وہ اس لیے ہے کہ آپؐ تمام عالمین کے لیے موجب رحمت ہے۔

۲۶۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ ○

(۹)(سورۂ توبہ۔آیت۔۱۲۸)

ایمان کے بارے میں مومنین کے لیے آپؐ زیادہ اشتیاق رکھتے ہیں اور نہایت نرم دل شفیق و مہربان ہیں۔

۲۷۔ لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْداً عَلَیْکُمْ ○ (۲۲)(سورۂ حج۔آیت۔۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لیے شہادت دینے والا بنایا گیا ہے۔

۲۸۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ (۶۸)(سورۂ القلم۔آیت۔۴)

بے شک آپؐ اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں۔

۲۹۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ○

(۲)(سورۂ بقرہ۔آیت۔۲۸۵)

ایمان لے آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیات پر جو آپؐ پر نازل ہوئیں۔

۳۰۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (۶)(سورۂ انعام۔آیت۔۱۶۴)

اور میں پہلا اسلام لانے والا ہوں۔

۳۱. وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝

(۳۳) (سورۂ احزاب ۔ آیت ۔ ۴۰)

لیکن یہ رسولؐ اللہ ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں (آپؐ کے بعد کسی کی نبوت نہیں)

۳۲. سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا ۝

(۱۷) (سورۂ بنی اسرائیل ۔ آیت ۔ ۱)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو شب میں سیر کرائی ۔

۳۳. اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ (۱۰۸) (سورۂ کوثر ۔ آیت ۔ ۱)

بے شک ہم نے آپ کو ثر جیسی نعمت انکو عطا کی ۔

۳۴. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ (۹۴) (سورۂ انشراح ۔ آیت ۔ ۴)

اور ہم نے تمہارے ذکرِ جمیل کو بہت بلند و ارفع و اعلیٰ کیا ہے ۔

شاہِ ولایت امام المشر قین والمغر بین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے کلام کی فصاحت و بلاغت میں نعتِ جمیلہ معرفت کا ایک گلستان ہے ۔ آپ کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ۔

ما ۱

اِنِّی عَلٰی دِیْنِ النَّبِیِّ اَحْمَدِ

مَنْ شَکَّ فِی الدِّیْنِ فَاِنِّي مُهْتَدِ

یٰارَبِّ فَاَجْعَلْ فِی الجنانِ مَورِدے

ترجمہ: بے شک میں نبیٔ محترم احمدِ المجتبیٰ کے دین پر ہوں جس نے بھی اس دینِ اسلام میں شک کیا معلوم ہو کہ میں نے اسی دینِ اسلام پر ہدایت پائی ہے یا اللہ رب العزت مجھ کو جنت الفردوس میں ورودِ باسعادت عنایت کیجئے

۲؎ اِنَّ عَبۡدًا اَطَاعَ رَبًّا جلیلاً

وَقَعَی الدَّاعِیَ النَّبِیَّ الرَّسُوۡلا

فَصَلٰوۃُ الۡاِلٰہِ تَتۡرٰی عَلَیۡہِ

فی دُجیَ الَّلیۡلِ بُکۡرۃً وَاصیلا

حَسۡبِیَ اللّٰہُ عِصۡمَۃً لِاُمُوۡرِے

وَحَبِیۡبِیۡ مُحَمَّدٌ لِیۡ خَلِیۡلاً

خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ زہرا علیہا السلام فرماتی ہیں:

۳؎ (۱) مَاذَا عَلٰی مَنۡ شَمَّ تُرۡبَۃَ اَحۡمَدٗ

اَلَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

(۲) صُبَّتۡ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوۡ اَنَّہَا

صُبَّتۡ عَلَی الۡاَیَّامِ عُدۡنَ لَیَالِیَا

۱؎، ۲؎ از نسخہ صحیحہ دیوان حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ

مطبوعہ: بہ اہتمام حاجی شیخ عبدالوہاب ۱۵ رشعبان ۱۳۰۰ھ۔ سالار جنگ میوزیم ادب نظم نمبر ۷ املوکہ محبوب یار جنگ

۱۔ جس نے ایک مرتبہ بھی خاک پائے احمد مجتبیٰ سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

۲۔ (حضورؐ کی جدائی میں) وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں ''دنوں'' پر ٹوٹتیں تو دن ''راتوں'' میں تبدیل ہو جاتے۔

۴ (۱) اِغْبَرَّ اٰفَاقُ السَّمَآءِ وَکُدِّ رَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَاَظْلَمَ الْاَزْمَانَ

(۲) وَالْاَرْضُ مِنْ م بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ
اَسَفاً عَلَیْهِ کَثِیْرَةُ الْاَحْزَانَ

(۳) فَلْیُبْکِهٖ شَرْقُ الْبِلَادِ وَ غَرْبُهَا
یَا فَخْرَمَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّبْرَانَ

(۴) یَاخَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ صِنْوَةً
صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُراٰنَ

۞

۱۔ آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ۔

۲۔ اور زمین نبی کریمؐ کے بعد مبتلائے درد ہے اُن کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا۔

---

۳ ، ۴ محمد طفیل، نقوش رسولؐ نمبر جلد دہم شمارہ نمبر ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء ادارہ فروغ اُردو۔ لاہور (ص ۲۳۳)

۳۔ اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جدائی پر، فخر تو صرف ان کے لیے ہے جن پر روشنیاں چمکیں۔

۴۔ اے آخری رسولؐ! آپؐ برکت وسعادت کی جوئے فیض ہیں۔ آپؐ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

۶؎ لنا شمس و للا فاقِ شمس

فشمسی خیر شمس السماءِ

فشمس الناس تطلع بعد فجر

فشمسی تطلع بعد العشاءِ

۷؎ لوامی زلیخا لو رائین جبینهٗ

لَا ثرنَ بِالْقَطعَ الْقُلوبِ عَلَى الْاَيدِی

۶۔ ہمارے لیے ایک آفتاب ہے اور ایک آفتاب عالم کے لیے ہے ہمارا آفتاب آسمان کے آفتاب سے بہتر ہے۔ لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا آفتاب عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

۷۔ زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں اگر میرے محبوب کی جبینِ مبارک کو دیکھ لیتیں تو وہ اپنے ہاتھ کاٹنے کی بجائے اپنے دلوں کو کاٹ کر پھینک دیتیں۔

حضرت حسّان بن ثابت اسم با مسمّٰی ہے اور وہ فطری شاعر تھے۔ شاعر اپنے تصور کو حسن و خوبی کے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ یہ اپنے عشق کو جمالِ محمدیؐ کے سانچے میں ڈھالتے ہیں۔ جس کا ثبوت ان کے یہ شعر ہیں

۸

صلی الالہ و من یخف بعرشہ
والطیبون علی المبارک احمد
فرحت نصاریٰ یشرب و یھودھا
لما تواری فی الضریح الملحد

اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور وہ بھی جو اس کے عز و جلال کی خشیت دل میں رکھتا ہے اور جو پاکیزہ خصال ہیں وہ بھی سلام بھیجتے ہیں۔ صاحبِ خیر و برکت احمدِ مجتبیٰؐ وہ ہستی ہیں جن کے لیے یثرب کے رہنے والے نصاریٰ اور یہود دل ہی دل میں خوش ہوئے اگر چہ وہ کفر و الحاد کے مقام میں گھرے ہوئے ہیں۔

۹

اَغَرُّ علیة للنبوة خاتم — من اللّٰہ مشھودٌ یلوح و یشھد
وضمّ الالٰہ اسم النبیّ الیٰ اسمہٖ — اذقال فی الخمس المؤذن اشھد
وشقّ لہ من اسمہ لیجلہ — فذو العرش محمودٌ و ھذا محمّدٌ
نبیٌّ أتانا بعد یاس و فترة — من الرّسل والا وثان فی الارض تعبد
فأمسیٰ سراجاً مستنیراً وھادیا — یلوح کما لاح الصّقیل المھند
وانذر نا ناراً و بشّر جنّةً — و علّمنا الاسلام فاللّٰہ نحمد

وانت الـہ الـخلق ربی و خـالقی بـذلک ما عمرت فی الناس اشھد

تـعالیت رب الناس من قول من دعا سـواک الھـا انت اعـلیٰ و امجد

لک الـخلق و النعماء والا مر کلہ فـا یـّـاک نستھـدی و ایـّاک نعبد

۱۔ آپؐ پر مہرِ نبوت درخشاں ہے، اللہ کی طرف سے وہ دلیل ہے، چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے۔

۲۔ اللہ نے اپنے نبیؐ کا نام اپنے نام سے مربوط کر دیا اس لیے مؤذن پانچوں وقت اذاں میں اشھد کہتا ہے۔

۳۔ اللہ نے اپنے نام سے اپنے پیغمبرؐ کا نام نکالا۔عرش والا محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں۔

۴۔ یہ ایسے نبیؐ ہیں جو ناامیدی اور انبیاء کے سلسلۂ بعثت کے طویل وقفے کے بعد ہم تک آئے اور اس وقت آئے جب زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔

۵۔ یہ ایک روشن چراغ، روشنی دینے والے اور ہادی بن کر آئے، جن کی چمک ایسی ہے جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔

۶۔ ہمیں جہنّم سے ڈرایا، جنّت کی بشارت دی، اسلام سکھایا پس اللہ ہی ہے جس کی ہم حمد کرتے ہیں۔

۷۔ اور ساری مخلوق کا معبود میرا رب اور خالق ہے، ہم زندگی بھر اس کی شہادت دیتے رہیں گے۔

---

۶ ھدیٰ اسلامی ڈائجسٹ جون ۱۹۹۵ء (ص 213)

۷ ھدیٰ اسلامی ڈائجسٹ جون ۱۹۹۵ء (ص 214)

۸ دیوان حضرت حسّان بن ثابتؓ، طبع بمطبعة المحمدیة ۱۲۸۱ھ (ص ۲۰)

۹ نقوش، رسولؐ نمبر جلد دہم شمارہ نمبر ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء، لاہور (ص ۲۵۵)

۸۔ سارے جہاں کے رب! تیری شان بڑی ہے اور تو بلند ہے اس شخص کے قول سے جو تیرے سوا کسی کو پکارتا ہے تو بہت بلند اور بڑائیوں والا ہے۔

۹۔ حیات بخشی اور نفع رسانی اور ساری حکمرانی صرف تیری ہے، ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

متی یبدُ فی الدّاجی البھیم جبینہ

یلح مثل مصباح الدجی المتوقّد

سیاہ رات میں جب آپؐ کی جبینِ مبارک نظر آتی تو ایک چمک ہوتی جیسے تاریک رات میں کوئی روشن شمع ہو۔

شہنشاہِ کونینؐ ہجرت کر کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے جس شہر کو یثرب کہا جاتا تھا تو یثرب کی نوجوان لڑکیاں آپؐ کا استقبال کرتے وقت یہ ترانہ دف بجا کر گائیں آپؐ اس ترانے سے بہت خوش ہوئے۔ یہ نبی نجار کے قبیلے کی دوشیزائیں تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا　　مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ

وَاُجِب الشکرُ عَلَیْنَا　　مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

ایھا الْمَبْعُوثُ فِیْنَا　　جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

ہم پر ماہِ کامل طلوع ہوا وداع کی گھاٹیوں سے لہذا ہم پر شکر واجب ہوا کہ داعی اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر ہم لبیک کہیں اے نبی محترمؐ آپؐ ہمارے لیے مبعوث کیے گئے ہیں۔ آپؐ اس دنیا میں اللہ کی اطاعت اور فرمابرداری کا حکم لے آئے۔

حضرت بی بی زینبؓ سبطینِ مجتبیٰ و مصطفیٰ امام حسنین علیہما السلام ثنائے پیغمبرؐ میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ عربی کے اور شعراء بھی آپؐ کی مدح سرائی میں نہایت فصیح و بلیغ نعتیں کہی ہیں ان میں حضرت کعب بن زہیر، ابوالعتاہیہ، امام زین العابدینؓ اعشیٰ اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب قابل ذکر ہیں۔

خیر امّت میں اولیائے کرام، صالحین اور شہدا سب ہی آپؐ کے مدح خواں ہیں۔ جن کے قصیدے، نعت، مدحت، ثناء اور تعریف مومنین کے لیے فرحت و نزہت کا باعث ہیں۔

حضرت شیخ محمد البوصیری عشقِ محمدیؐ میں جمالِ پاک دیکھنے کا بے انتہا اشتیاق رکھتے تھے انھوں نے عالمِ شباب میں یہ قصیدہ تصنیف کیا جو علمی اور ادبی حیثیت سے نادر ہے۔

(۱) اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ [1]
مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰی مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٖ

(۲) کَالزَّھْرِ فِیْ طَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّھْرِ فِیْ ھِمَمٖ

از
(قصیدہ بردہ شریف)

۱۔ کیا مجھے ذی سلم (مدینے شریف کے قریب جنگل) کے رہنے والے یاد آئے ہیں کہ میری آنکھوں سے خون کے آنسو رواں ہیں۔

۲۔ جیسے آپ حسن و جمال کے ایک پھول ہیں اور ماہِ کامل ہیں خوبیوں کے لحاظ سے۔ سخاوت میں جیسے ایک دریا ہیں اور صاحبِ ہمت ایسے ہیں کہ ایک زمانہ آپ کا شیدا و شیفتہ ہے۔

---

[1] مجموعہ قصائد برزنجی۔ مطبع نیازِ دکن۔ حیدرآباد

قطب الاقطاب غوث الاعظم شہنشاہِ بغداد شاہ عبدالقادر جیلانی الملقب بہ محی الدینؒ فرماتے ہیں

وَعَبْدُالْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

میرا نام عبدالقادر مشہور عالم ہے اور میرے نانا سید اور سردار ہیں جیسے کہ وہ چودھویں کے چاند کی طرح تابناک و تابدار ہے۔ معجزہ اور کرشمہ کے اعتبار سے صاحبِ کمال ہے۔

عربی کی نعتیہ شاعری کے ان بیش بہا نمونوں کے بعد فارسی کی نعتیہ شاعری کا روشن باب شروع ہوتا ہے۔

حضرت حسن سنجری غریب نوازؒ' سنائی (۶۰۰ھ)' خاقانی حسّانِ عجم (م ۵۹۵)' نظامی (م ۶۱۴)' فریدالدین عطار (م ۶۲۷)' قطب الدین بختیار کا کیؒ (م ۶۳۳)' کمال اسمٰعیل (۶۳۵) شمس تبریزؒ' جلال الدین رومیؒ (۶۷۲ھ) عراقی (۶۸۸ھ)' صابر کلیریؒ (۶۹۰ھ) سعدی شیرازی (۶۹۰)' خواجہ ہمام الدین علا تبریزی (۷۱۴)' حضرت امیر خسرو (۷۲۵)' حضرت بو علی قلندر پانی پتی (۷۲۴) خواجہ حافظ شیرازیؒ' حضرت جامیؒ (۸۹۸)' عرفی' قدسی اور علامہ اقبالؔ فارسی کے اہم نعت گو شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ ان شعراء کے کلام سے چند شعر ایسے چن لیے گئے ہیں جو بہت مشہور ہیں اور دلوں کو چھو لینے والے' عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق کر دینے والے' صدیوں سے زبان پر رواں' فصیح و بلیغ' عدیم المثال شہ پارے ہیں۔

حضرت عثمانِ ہارونی وُجد کی حالت میں فرماتے ہیں۔

بصد سامانِ رسوائی سرِ بازار می رقصم

حضرت حسن سنجری خواجہ معین الدین چشتیؒ جن کے القاب عطائے رسولؐ اور نائبِ مصطفیٰؐ ہیں عشقِ محمدیؐ میں کمال درجہ محو تھے۔ آپ نے فرمایا ہے

ے[1]
در جاں چو کرد منزل جانانِ ما محمدؐ
صد در کشاد در دل از جانِ ما محمدؐ
ما بلبلیم نالاں در گلستانِ احمدؐ
ما لوء لوئیم مرجاں عمانِ ما محمدؐ

حکیم سنائی نے نعتیہ قصائد تحریر کیے ہیں۔

ے[2]
سرورِ ہر دو جہاں و کارسازِ حشر و نشر
آفتابِ دین محمدؐ، سید عالی ہمم
مصطفیٰؐ و مجتبیٰؐ آن کز برائے خیرِ حال
در ادائے وحی جبریلش ندیدے متّہم
در سخن جز نامِ اوؐ گفتن خطا باشد خطا
در ہنر جز نعتِ اوؐ گفتن ستم باشد ستم

ے[1] کلام عرفان طراز، مکتبہ روبی دہلی (ص ۱۲۲)

خاقانی کو ''حسان عجم'' کا لقب دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں

۱۳ احمدؐ پسِ آدمستؑ شاید | میوہ زپسِ شگوفہ آید
دربارگاہِ صاحبِ معراجِ ہر زماں | معراجِ دل بجنت ماوئی برآورم

حضرت فرید الدین عطارؒ فرماتے ہیں

۱۴ فداک ابی وامّی، این تمشی | براق آمد، مگر بر عزم عرشی
تُراچہ عالم و چہ عرش وچہ فرش | کہ صد عالم درای عرش و فرشی

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں

۱۵ آنجا کہ آفتاب لقائے محمدؐ ست | خورشید ذرہ ٔزضیائے محمدؐ ست
راضی بود خدای ازاں بندہ کہ او | کارے کہ می کند برضائے محمدؐ ست

جلال الدین رومی یوں سخن طراز ہیں

۱۶ نام احمدؐ چوں چنیں یاری کند | تاکہ نورش چوں مدد گاری کند
نام احمدؐ چوں حصاری شد حصین | تاچہ باشد ذاتِ آں روح الامین

حضرت علاء الدین علی احمد صابر کلیریؒ فرماتے ہیں

۱۷ ما عاشقِ ظہورِ جمالِ محمدؐ یم | سرمست از شرابِ وصالِ محمدؐ یم

۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ نقوش۔ رسولؐ نمبر جلد دہم، جنوری ۱۹۸۴ء لاہور (ص۔ ۲۹۸) (ص۔ ۱۵۰)، (ص۔ ۳۰۸) (ص۔ ۳۱۱)، (ص۔ ۱۵۲)، (ص۔ ۳۲۴)

حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا ایک نہایت خوبصورت قطعہ ہے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدُّجیٰ بجمالہٖ

حَسُنَتْ جمیع خصالہٖ

صَلُّو عَلَیْہِ و آلہٖ

حضرت امیر خسرو طوطئ ہند نغمہ سرا ہیں

آفا قہا گر دیدہ ام   عشقِ بتاں ورزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام   لیکن تو چیزے دیگری

حضرت جامیؔ کا ایک مشہور قطعہ وجدانی کیفیت دلوں پر طاری کرتا ہے

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من و جھک المنیر لقد نوّر القمر

لایمکن الثناء کما کان حَقَّہٗ

بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہ قطعہ جو ترنم کے لحاظ سے عجیب وغریب ہے اور شانِ جمال کے اظہار میں تشبیہ وتمثیل چاند سے دی گئی ہے وہ نہایت شیریں اور رنگیں ہے حافظ شیرازیؒ سعدی علیہ الرحمہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے یہ قطعہ منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن خاص طرزِ نگارش جو اکثر حضرت جامیؒ کے قطعات میں پائی جاتی ہے اس میں اُس کی جھلک ہے لہذا یہ بے شک وشبہ حضرت جامیؒ ہی کا کلام ہوسکتا ہے۔

عاشقِ آفتابِ رسالت حضرت قدسیؒ کی نعت کا یہ شعر پیاپے جام ہائے معرفت ہمیں دیتا ہے۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عاشق رسولؐ علامہ اقبالؒ جن کے فارسی اور اُردو کلام کی اصل روح عشق نبیؐ ہے جو ملت کے سچے خیر خواہ، عروج امّت محمدیؐ کے شیدا تھے فرماتے ہیں

ذکرِ تو سرمایۂ ذوق و سرور
قوم را دارد بہ فقر اندر غیور

اے مقام و منزلِ ھر راہرو
جذبِ تو اندر دلِ ھر راہرو

اے ظہورِ تو شبابِ زندگی
جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی

شش جہت روشن زتابِ روے تو
ترک و تاجیک و عرب ہندوے تو

از تو بالا پایۂ ایں کائنات
فقرِ تو سرمایۂ ایں کائنات

در جہاں شمع حیات افروختی
بندگان راخواجگی آموختی

فارسی کلام کے ان انمول شہ پاروں کے بعد دکنی کے نعتیہ کلام کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔
دکنی شاعری کا آغاز کرنے والی ہستیاں وہ تھیں، جو عشق محمدیؐ سے سرشار پیامِ محمدی کو عام کرنے کی خاطر شعر گوئی میں عربی اور فارسی کے بجائے دکنی زبان کو اُس وقت اختیار کیا جس وقت یہ صرف ایک ''بولی'' کی حیثیت سے رائج تھی اور ہنوز اسے ادبی حیثیت حاصل نہیں ہوئی تھی۔
سب سے پہلے صوفیائے کرام نے اسے ادبیت کا تاج پہنایا۔ عوام الناس کو اپنا پیام اسی زبان میں دیا، تاکہ ہر کس و ناکس اسے سمجھ سکیں اس پر عمل کرسکیں۔

دکنی میں ''نعتِ شریف'' کے ایسے ایسے نمونے ہمیں مل جاتے ہیں جس پر اہلِ دکن

کو ناز ہے۔ نعت کے وہ تمام موضوعات جو عربی اور فارسی میں موجود ہیں دکنی کی نعتیہ شاعری میں بھی موجود ہیں۔

حضرت محمد محمد ن الحسینی گیسودراز بندہ نوازؒ ، فخرالدین نظامی، سید برہان الدین قطب عالم، صدرالدین، شاہ میراں جی شمس العشاقؒ ، شیخ بہاء الدین باجنؒ ، کبیر داس، شاہ اشرف بیابانیؒ، قاضی محمود دریانیؒ ، شاہ علی جیوگام دھنیؒ ، حضرت شاہ برہان الدین جانمؒ خوب محمد چشتیؒ ، سلطان محمد قلی قطب شاہ، سید حاجی نوشہ گنج بخش قادری، وجہی، غواصی ابنِ نشاطی، نصرتی، عبداللہ قطب شاہ، طبعی، عبدالملک بھروچی، امین گجراتی، عبداللطیف، مختار، فتاحی، شاکر، قاسم، عالم گجراتی، سید بلاقی، معظم بیجاپوری، سید میراں ہاشمی، احمد، صنعتی، قدرتی، شاہ ہاشم حسن، شاہ امین الدین علی اعلیٰ، مصطفیٰ، ولی، قاضی محمود بحری، سید محمد فراقی بیجاپوری، عبدالمحمد ترین، اعظم، حامد، حسن، مختار، عبدالرسول، فدائی، محسن، عثمان، سنی، شاہ عنایت، شریف، سیدی، ملک خوشنود، شیخ محبوب عالم، علی بخش دریا، امامی، شاہ ابوالحسن قربی، باقر آگاہ، حسینی، کریم الدین سرمست، نامور، سوز، افصحی، راحت، غلام اعزاز الدین نامی وغیرہ کا نعتیہ کلام اس بات کا ضامن ہے کہ دکنی میں نعتیہ شاعری کی شاندار روایت موجود ہے۔ نظم و نثر دونوں میں نعت موجود ہے۔ لیکن نعت کا اطلاق منظوم کلام پر کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہاں صرف منظوم نعتوں کا جائزہ لیا جائے گا۔

نعت کی ہیئت: نعت کسی بھی فارم میں لکھی جاسکتی ہے۔ دوہے، قصیدے، قطعے، رباعیات، مثنویاں، خمسے، جگری، غزل، مستزاد، ترکیب بند، ترجیع بند، مثمن، مسدس، مربع، مثلث، فرد، گیت نظم، نثری نظم غرض کہ یہ مخصوص ہیئت کی حامل نہیں۔ کسی بھی صنف میں طبع آزمائی کی جاسکتی ہے۔ مرثیہ و سلام جن کا تعلق ہیئتوں کی بجائے شاعری کے مخصوص داخلی اسالیب سے عبارت ہے ان میں بھی نعت کہی جاسکتی ہے۔

نعت کے موضوعات

(۱) نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا بیان

ے نامِ نامی جس کا ساقِ عرش پر مرقوم ہے
فرش سے تا عرش جس کی عظمتوں کی دھوم ہے

(۲) نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کا بیان

ے خطائے اجتہادی کی معافی کے لیے واللہ
بنا یا ہے وسیلہ حضرتِ آدمؑ نے نام اُن کا

ے جلا سکتی ہے کیوں کر آگ اُس دل کو جہنم کی
کہ کندہ ہو نبیؐ کا نام جس دل کے نگینے میں

ے اگر نامِ محمدؐ رانیا وردے شفیع آدمؑ
نہ آدمؑ یا فتے توبہ' نہ نوحؑ از غرق نجینا

ے نہ ایوبؑ از بلا راحت' نہ یوسفؑ حشمت و جاہت
نہ عیسیٰؑ آں مسیحادم ' نہ موسیٰؑ آں یدِ بیضا

(۳) انبیاء علیہ السلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا بیان

ے اگر ہوتا نہ توں آدمؑ نہ ہوتا   نہ آدمؑ بلکہ یو عالم نہ ہو تا
شرف پایا ہے آدم تج طرف تے   ہوا موجود عالم تج طرف تے

(ابنِ نشاطی)

؎ سکل انبیاؑ کا ہے سرتاج توں چلیا حرمت سوں معراج کوں
ترا قدر سب انبیاؑ میں جلیل کتے بار چل آئے ترے یاں جبریلؑ

(فائز)

؎ احمدؐ مرسل شہنشاہِ رُسلؐ سرور عالمؐ امام جزو کل

(باقر آگاہ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ کہنا بڑا مشکل ہے آپ کی ثناء کا حق بندے نہیں ادا کر سکتے۔ اللہ پاک نے اپنے ارشادات بھیج کر آپؐ کی مدح کی ہے۔ آپ کا اسمِ مبارک زبان پر لانے کے لیے اُس قابل ہونا ضروری ہے

؎ کیا میرا منہ ہے، مری مدح نگاری کیا چیز
جب خدا خود ہے، ثنا خوانِ رسولِ عربیؐ

(اقبالؒ)

؎ گر بخواہی وصلِ ذاتِ کردگار
بہ خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

؎ حدِ ثنائش بجز خدا کہ شناسد
من کہ واندیشۂ ثنائے محمدؐ

(جامی)

؎ ہزار بار بہ شویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست

(۵) شعراء نے نعت کہنے کی سکت عطا ہونے کی دعائیں مانگیں ہیں۔

ے خدایا عطا کر شیریں بیانی کہوں وصف نبیؐ صاحب زمانی

(محسن)

ے شمائل نبیؐ کا منگوں بولنے کریما کرم کر زبان کھولنے
الٰہی توں کرنا کرم کی نظر کہ معراج سب میں کہوں سربسر

(عبدالمحمد ترین)

(۶) دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

ے لکھ فیض سوں پھر آیا' دن دین محمدؐ کا
آفاق صفا پایا' دن دین محمدؐ کا

(عبداللہ قطب شاہ)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر افضل العبادات ہے آپ کی یاد ہی سب کچھ ہے۔

ے میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ اعلیٰ کہتے کہتے (؟)

ے ذکرِ جمیل حسن و محبت کی آن ہے
یادِ نبیؐ تمام عبادت کی جان ہے

(راقمۃ الحروف)

(۸) معجزات کا بیان

ــــ شارعِ دینِ متیںؐ ختم رسلؐ شاہِ اُممؐ
معجزہ چاند کے ٹکڑوں کا دکھانے والے

(راقمۃ الحروف)

ــــ حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(سعدی)

ــــ ترا معجزہ معجزیاں کے اوپر — کہ کیتا گگن پر تو شق القمر
ــــ کرن منکراں کا چہ دعوے تباہ — دیئے تجھ نبوت کی حیواں گواہ
ــــ جن کی انگلی کے اشارے سوں چند — ہو گیا دو پھانک نیلے چرخ پر

(۹) آپؐ سے مدد اور رحم کی درخواست

ــــ زمہجوری بر آمد جانِ عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم

(جامیؔ)

ــــ لگاے دیجیے مری کشتی کنارے یا رسول اللہؐ
صدا دی ہے مدد کے واسطے گرداب میں تم کو

شاہِ بطحاؐ میری مدد کیجیے
دفعِ اشرارِ پُر حسد کیجیے

(راقمۃ الحروف)

(۱۰) مدینے شریف کی تعریف

؎ سیرِ گلزارِ بطحا سے دل شاد کر تیرا آقاً و مولاً مدینے میں ہے
طَرُفَةُ العَین میں عرش پر جو گیا وہ نبیؐ شان والا مدینے میں ہے
چہرہ والفجر ہے زلف واللیل ہے اور یٰسں میں ہے نہاں سب بدن
سارے نبیوں کا سردار، تاجِ رُسُل اور حسنِ سراپا مدینے میں ہے

(راقمۃ الحروف)

یادِ مصطفیٰؐ ایسی بس گئی ہے سینے میں
جسم ہو کہیں میرا دل تو ہے مدینے میں

(رازالہ آبادی)

(۱۱) آپؐ رحمتہ اللعالمین ہیں۔

؎ نہ آخر رحمتہ للعالمینی ز محروماں چرا غافل نشینی

(جامیؔ)

(۱۲) آپؐ شافع المذنبیں ہیں

؎ زہے نامور سید المرسلین کہ آخر وہ ہے شافع المذنبیں

(نصرتیؔ)

(۱۳) عرش و کرسی آپؐ کی خاطر بجے ہیں۔

؎ فرشتے سرگ ساتوں کو ستاریاں سوں سنوارے ہیں
شہہ دنیا و دیںؐ کے تیئں عرش کرسی سنگارے ہیں۔

(۱۴) آپؐ خاتم النبیینؐ ہیں

یک لک اسّی پیغمبراں اپجے جگت میانے وے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے تو ہی پیارا ہوا

(۱۵) آپؐ کی سیرت کا بیان

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدُجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَتْ جمیع خصالہٖ صلّو اعلیہ و ا لہٖ

(سعدیؒ)

(۱۶) آپؐ کے جمال کا بیان

یا صاحب الجمال ویا سیدابشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

غرض بے شمار موضوعات نعت کے ہیں۔ مختصر نعت یہی ہے کہ

محمدؐ نبیؐ تیرا اُس اُپر ایمان میرا
نادرس دین اُس باج سب عالم کیرا تاج
جو اس کے رخ آوے سو تیرا درسن پاوے
وہ نبیؐ اول نور پس عالم یہ معمور

(حضرت شاہ میراں جی شمس العشاقؒ)

کلمہ اُن کا ہے پانچ وقت موذن اللہ پاک کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا ہے۔ آپؐ کی اُمت کے خاص لوگ انبیاء کو بھی پیارے ہیں۔ دوسرے نبیوں نے آپؐ کے امتی ہونے کی آرزو کی ہے۔ قرآنِ پاک آپؐ پر نازل ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کے دیدار کی خواہش کی، لیکن اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود عرش پر بلایا۔ جہاں جبرئیل علیہ السلام بھی نہیں جاسکتے تھے آپؐ وہاں تشریف لے گئے۔ خاک و باد، آب و آتش نے کلمہ پڑھا۔ آپؐ کا نور وہ ہے جس سے کائنات کی تخلیق ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی خاطر اس دنیا کو تخلیق فرمایا۔ یٰسٓ ، طٰہٰ ، مزمّل اور مدثّر کہہ کر مخاطب فرمایا۔ اللہ کے نیک بندے آپؐ پر دل و جان سے فدا ہیں اور ہر لمحہ آپؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں کہ اللہ پاک کا حکم ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ٥ (احزاب ٥٦)

رحمتوں والے تم پر سلام　　معجزوں والے تم پر سلام

یا شہِ بطحاء خیرالانام
سید الانبیاء خوش ختام
زینتِ عرش عالی مقام
دو جہانوں کے تم ہو امام

رحمتوں والے تم پر سلام　　معجزوں والے تم پر سلام

حسنِ اعجاز کیجے عطا
اک کرشمہ ہو شاہِ ہدیٰ
جوہرِ حسن چمکے میرا
ہو محبت بہ طرفِ علاء

رحمتوں والے تم پر سلام معجزوں والے تم پر سلام

رشکِ یوسف سراجِ منیر
مہ جبیں ماہر و بے نظیر
آسمان و زمیں کے امیر
تم سے ملتے ہیں تاج و سریر

رحمتوں والے تم پر سلام معجزوں والے تم پر سلام

قاسم کوثر و سلسبیل
ذات اقدس جلیل و جمیل
آیتِ طٰہٰ یٰسٓ دلیل
آرزوئے مسیحؑ و خلیلؑ

رحمتوں والے تم پر سلام معجزوں والے تم پر سلام

یہ تمہاری عجب شان ہے
دستِ زیبا میں قرآن ہے
سب خدائی پہ فرمان ہے
ماہ شق ہو کے قربان ہے

رحمتوں والے تم پر سلام معجزوں والے تم پر سلام

یا ابا القاسم و البتول
تم پہ ہے نورِ حق کا نزول
میرا دل کیوں رہے پھر ملول
مرکزِ لطف رحمت شمول

رحمتوں والے تم پر سلام　　　معجزوں والے تم پر سلام

زینت آراء ہے دل میں وہ نور
جانِ احمدؔ ہے محوِ سرور
پیاری پیاری نگہہ سے حضور
مل رہی ہے شرابِ طہور

رحمتوں والے تم پر سلام　　　معجزوں والے تم پر سلام

❁

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ معلومٍ لَّکَ.

اس کام کے مکمل ہونے پر میں اللہ پاک کا شکرادا کرتی ہوں کہ بے شمار نعمتوں سے مجھے سرفراز فرمایا۔ میں نے جو چاہا جو مانگا مجھے عنایت کیا۔ دکھ درد میں مسکراتے رہنے کا ہنر بخشا۔ بہت بڑی ہمت عطا کی۔ مجھے ناز ہے اپنے رب کی عنایات پر اور اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانیوں پر۔

❁

ڈاکٹر صبیحہ نسرینؔ بنتِ حُسن الحجاز احمدؔ

۹ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ
مطابق ۲۰۰۳/۵/۱۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت

از

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مسند نشینِ روشن چراغ دہلویؒ خلوت نشینِ خانقاہِ چشتیہ

حضرت سید محمد محمد ن الحسینی صدرالدین خواجہ بندہ نواز گیسودرازؒ

اے محمد حجلو جم جم جلوہ تیرا
ذات تجلّی ہوئے گی سیں سپورن سھرا
واحد آپیں آپ تھا' آپیں آپ نجھا یا
پرگٹ جلوہ کارنے الف میم ہو آیا
عشقوں جلوہ دینے کر کاف نون بسایا
لو لاک لما خلقت الافلاک خالق پالائے
فاضل افضل جتے مرسل ساجد سجود آئے
امّت رحمت بخشش ہدایت تشریف پائے
مخفی ناؤں معشوق رکھ ظاہر شہباز کلائے
عشق کے جیوتی چندر بن اپنی آپ دکھائے
الان کما کان پھر آپیں آپ سمائے

نعت

از

صَاحِب ُ العَلَمْ وَ اُ لقَلَمْ والاصفات فضیلت مآب
حضرت سید امیر الدین شاہ میراں جی شمس العشاق صوفی باصفا
ولی خوش لقا، پیرِ کامل، عارفِ واصل قدس اللہ سرہ، العزیز

محمدؐ نبیؐ تیرا — اس اُپر ایمان میرا
نادرس دین اُس باج — سب عالم کیرا تاج
جو اُس کے روخ آوے — سو تیرا درسن پاوے
اس بھول جے بھاگے — تے دوزخ مان راکھے
یہ نبیؐ تجھ پیارا — سب امّت سیتیں سارا
وہ نبیؐ اول نور — پس عالم یہ معمور
نورانی احمد نام — یہ اچھا ذوق آرام
یہ میم احد میں آیا — تو احمد نام کو ایا
سر میم نکتہ راکھے — تو آخر محمدؐ آکھے
اس نور مان جگا — جگ مان نور اجگا
ان کارن پرگٹ گیان — جس نام کھیں فرقان
جبرئیل وحی لے آئے — لے نبیؐ سر چڑھائے

دل یاروں کیرے کھولے — وہ بیان منہ سوں بولے
اس شریعت کیرا قدم — وہ طریقت کیرا دم
اس حقیقت کا دل — وہ کھتیں یک سبیل
معراج کے وہ قول — جسے سنتیں جاوے بول
یہ پند آکھیں یوں — سن جس کے لایق جوں
یہ نبیؐ کیسا خاص — یہ سبھی جس تھے راس
اس اُپر ایمان آوے — تو سبھج سروپ کچ پاوے
ست گُر آپ یکیلا — اور اُن کوں کیتا چیلا

از
(مثنوی شہادت الحقیق)

اس بچن کوں دیکھن اچھے اس کا نام نور
اس کے تابوں تین بھون کی کالک ہوئے دور
اس نور تھے نور نبیؐ کا جس کا عالم سارا
جس کوں پردا عین ہوا اس کی نظر اندھارا
نور جمالت رسولؐ کیرا عالم اوپر بارَ
اس بن کوئی نہ بھاوے کس خالی کوئی نہ ٹھار
اس کوں رنگ نہ روپ ابھاس ولے دستا عین
قد قامت مکھ صورت ناہیں دین اچھیں نارین
عین پرکٹ دِسے ولے چونیا نہ جاوے کس
دیکھے صحیح ایک وہی ری پیر دیکھاوے جس

جسے میراثی نبیؐ کیرے وے میٹھائی چاکھیں
وہ جو کلمہ نبیؐ کیرا سینہ بھیتر راکھیں
کے وہ دیکھیں نور نبیؐ کا اور خدا کا نور
ایک ہی نور نبیؐ کا دیکھیں کفر گذرے دور
ایسا نور نبیؐ کا خاصا بے حد اچھے مان
جن کوں نور نبیؐ کا عیاں وچیچ دیویں کان
نور جلالت نبیؐ کیرا بھورنکوں پر کار
کرڑوں کالے اجیت ہویں اس کی تاب تلھار

از
(وصیت النور)

❁

بھریا بھیتر نور نبیؐ کا اس اوپر وہ بار
جے تھا اول عشق الٰہی ساروں کیرا سار

از
(خوش نامہ)

❁

تن من جیو اللہ سوں راک   کلمہ جپ کیا دل پاک
پرگٹ تھاں نبیؐ کا نور   دیکھیا علی عین ظہور

از
(شہادت نامہ)

فخر دین نظامی

تھیں ایک سا آ چا گسائیں امر
سرے دوئے تین جگ تو ر آ دگر

پتھا یا امولک رتن نور دھر
کہ تے ویل بلکت کرن راج کر

امولک مکٹ سیس سنسار کا
کرے کام نردھار کرتار کا

محمدؐ جرم آد بنیا د نور
دوئے جگ سرے دے پر سادنور

نہ اکاس دھرتی نہ دنبو نہ چند
نہ بھریا پھوا دیتا نور سند

مشالا اُسی کا جو دیسے گہیر
جلے جگ اس تھیں ایسے دیہہ دھیر

بڑا اُرکھ آنیا شرع کی آ رَآن
دھرت پیر پکڑے گگن ڈال تھان

سیوا سیو تلِ تلِ کرے دِنّ مان
یکس ہت کھنڈا یکس ہت دان

میاں جے دھوں جرم کا ہم ہوا
ہمن بل بنے گا نبیؐ بل سیوا

نبیؐ پیر میں دند کیتا بہ نار
انگل ہت کر چند کیتا دو پھاڑ

پتھا و نہ نبیؐ مال دھر روم رے
پتھا و نہ نبیؐ بھیٹ کسریٰ و کے

سنواریں رتن دان دے درّ سر
کھڑگ مار بیری کرے ستھر

محمدؐ بڑا راوت جگ تھا
کہ شجرا چرن رائے جگ مگ تھا

جگا جوت ڈنبر کرے اندکار   اُجالا کیا تیں دُہوں جرم ٹھار

خدا سَنُور یا مصطفیٰؐ سنوریا   خدا باصفا مصطفیٰؐ سنوریا

سنورفخر دیں اب کسی سنور سے   الوالامر اپنا اُسی سنور سے

نظامی جس اوپر پھری ایک چک
رتن لال موتی بھرے تِس مکھ

شاہ اشرف بیابانی

اب نعت محمدؐ پیغمبرؐ
اکھوں تج دھر سُن چیت دھر
دونھوں جگ کیرا سرور شاہ
دین محمدؐ نیک پناہ
سارے عالم کا نبیؐ
روزِ محشر کا شفیع
جس کے چاؤ اٹھارہ سہس
عالم سرجیا ات رَہس
دینی عقبٰی کیرا شاہ
نبیؐ محمدؐ صلی اللہ
سلکی نبیؐ یوں کیرا میر
امّت کیرا وہ دستگیر

جبرئیلؑ آوے جس کے پاس
خوشی سیں تیں ات اولاس
نبیؐ اوپر بھیج درود
کہ اللہ تج تہیں جم خشنود
ہر کچہ اللہ کا فرمان
نبیؐ اکھیں رو گذران
نبیؐ محمدؐ حق رسولؐ کیتا جن یہ فقیر قبول

☆☆☆☆☆

وراثِ علوم معرفت آگاہِ رموزِ حقیقت وارفتۂ حسن ومحبت

حضرت سید شاہ برہان الدین جانم رحمۃ اللہ علیہ

احمدؐ محمدؐ جس کا ناؤں — روز قیامت اس کا چھاؤں
جس کے کلمہ جگ آزاد — کروں بناتی دل جان شاد
پرگٹ کیتا جن اسلام — دھوں جگ سمریں جس کا نام
تج بن ناہیں اور خلیل — یوں تج آکھیں ربِّ جلیل
یہ دو عالم تیرے کاج — امّت کیرا ہے سرتاج
سب تے اول تج آفرید — جب تھا دیکھو وہ تجرید
اول احمدؐ تھا اُس نانوں — آخر محمدؐ کہ دے ٹھانوں
وہ جب آیا ات سنسار — برکت کیتا حق آشکار
ابر سایہ سدا کرے — نا اس چھاؤ بھُیں پڑے
دستِ مبارک اپنا کھاڑ — چاند دیکھا یا کر دو پھاڑ
ہر یک مشکل کیا کشائی — کہ تھا در حال اوسے عطائی
جبرئیلؑ آویں ہر ہر بار — کیتے نبیؐ کوں اخبار
جیسا مشکل ہووے حل — کہ تھا اس کوں رب کا بل
جب نہ ہوتا یہ رسولؐ — ربّی کا ہے آہے قول

نا میں کرتا آپ ظہور　　جے نا کرتا تیرا نور
تو یہ دوستی نورِ نبیؐ　　یوں ہے ازلی قول ربیؔ
جس کوں دیتا شبِ معراج　　سرور عالم کا سرتاج
اس کوں سلام نت ہزار　　جبرئیلؑ آویں باریں بار
ایسا جگ میں پیارا ہے　　امت جس کا سارا ہے

امت تیرا دامن گیر
توں منج ہویں رے دستگیر
ناتواں سخت میرا حال
تج سمور کیوں ہوے کپال
بھو دوس پا تک کیا جرم
عافیت پاؤں تیرے کرم

☆☆☆☆☆

خوب محمد گجراتی

جو سا آرسی وحدت جان
جسم محمدؐ اسے پچھان

ایک عکس اُس ماں جو ہوئے
قلب محمدؐ کا ہے سوئے

ایک عکس پھر عکس جو پائے
یہی ابوالارواح کلہائے

مثل محمدؐ ہوئے نہ کوئے
سب اُس کی تفضیل سو ہوئے

ذات سو ذاتوں ماں نہ تمام
جسم محمدؐ عین اجسام

از
خوب ترنگ

☆☆☆☆☆

نعت

از

سلطان محمد قلی قطب شاہ

فرشتے سرگ ساتو کوں ستاریاں سوں سنوارے ہیں
شہ دنیا و دیں کے تیئں عرش کرسی سنگارے ہیں
مگر مولود ہے شہ کا عرش اوپر طبل کا جے
مراداں پاوٗ نے سارے جگت ہاتاں پسارے ہیں
خوشیاں تھے جگ سماتے نیں سو اپنے پیرہن میانے
ترہ جگ آپنا تن من شہنشہ پر نسارے ہیں
محمد قطب شہ غازی کرے مولود بھو چھند سوں
تو اس کی عمر و دولت تیں دعا صف صف ہو ٹھارے ہیں
ملک ہور جن سب کرتے دعا شہ کا صدق سیتے
دنیا ہور دین میں ایسا سو شہ نیں کر پکارے ہیں
صدق...... کاری آپ اُچایا نانو دو جگ میں
طبق نوراں کے لے حوراں سو شہ پر تھے نثارے ہیں
نبیؐ صدقے گنایا ہے ترکماں آج میز وانی
علی صدقے سے دو جگ میں بلند اسکے ستارے ہیں

☆☆☆☆☆

منظوم ترجمہ

از
(راقمة الحروف)

فرشتے ساتوں جنت کو ستاروں سے سنوارے ہیں
سجے ہیں عرش و کرسی شہ خوباںؐ وہ دلارے ہیں
خوشی میلاد کی عرشِ بریں پر ہونے والی ہے
کہ باجے طبل تو دست دعا کو سب پسارے ہیں
وفورِ شوق میں عالم ہے باہر اپنے جامے سے
محبت والے تن من اپنا صدقے میں اُتارے ہیں
محمد قطب شاہ ارمان سے مولود گہنائے
تو اس کی عمر و دولت کی دعا سب لوگ کارے ہیں
دو عالم میں ظہورِ پاک سے ہر سُو بہار آئی
سو حورانِ بہشتی بھی طبق شہؐ پر سے وارے ہیں
ملک جن و بشر سب صدقِ دل سے مدح کرتے ہیں
کہ دنیا اور دین کا شاہ کہہ کے وہ پکارے ہیں
نبیؐ کے '' صدقۂ احسن '' سے کی ہے ترکماں دعوت
علی کے'' صدقۂ خوشتر'' سے فرخندہ ستارے ہیں

☆☆☆☆☆

(۲)

تج مکھ اجت کے جوب تھے عالم دپنھا را ہوا
تج دین تھے اسلام لے مومن جگت سارا ہوا

یک لک اسّی پیغمبراں اچھے جگت میانے و لے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے تو ہی پیارا ہوا

انبر ترنگ، زین چند نوا چابک سرنگ تس بیجلی
سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کارا ہوا

توں در کھلا ہے نرملا پا کھر ستارے جھمکنے
محور سہی فتراک جوں توں سوں پھراں ہارا ہوا

دھرتی سرنگیں فرش کی چوندھر سمد جوں حوض ہے
چھپر پلنگ سات آسماں پنکھا سو تج بارا ہوا

جنّت کتے تر جگ جس سو یک چمن تج باغ کا
کرسی عرش تج گھر آنگن ہور لا مکاں ٹھارا ہوا

بہو تیک نبیؐ کے چاؤ سوں کیتی کندوری بھاؤ سوں
سوتس کندوری لوں تیں سمدور سب کھارا ہوا

باتاں گھرسیاں نرملیاں واریا جو تیرے ناؤں پر
سو جائے کر اسمان پر ہر یک بچن تارا ہوا

صدقے نبیؐ جم راج کر قطب زماں آنند سوں
قدرت تھے کہکش آئے کر دندیاں کے سو آرا ہوا

اسد اللہ وجہی

محمدؐ نبیؐ نانو تیرا اہے
عرش کے اُپر چھانو تیرا اہے

کہ چودہ ملک کا توں سلطان ہے
علی کرم اللہ وجہہٗ سا تیرے گھر میں پردھان ہے

اتی ہور ریک لک پیغمبر آئے
ولے مرتبا کوئی تیرا نہ پائے

چھپیا نور سب کا ترے نور انگے
کہ جیوں تارے چھپتے اہے سور انگے

مسیحاء بندا آج تج راز کا
معلّم اہے نوحؑ تج جھاز کا

خداسوں گئے توں جہاں اے خلیل
نہ عیسیٰؑ وہاں آئے نا جبرئیل

عرش کرسی تج گھر ہے در آسماں
توں سورج ہے بادل ترا سائباں

ملایک اہیں جیتے اسمان میں
رہیں رات دن سب ترے دھیان میں

اول ہور تھادیں اب ہور ہوا
محمدؐ تے یو دین ور زور ہوا

بندے ہو کے خدمت کریں تیرے گھر
ازل ہور‘ ابد ہور‘ قضا ہور قدر

ترا دین جس دن سے پرگٹ ہوا
سو اس دن تے سب کفر تلپٹ ہوا

محبت‘ مروت‘ وفا ہور حلم
حلیمی ، سلیمی عمل ہور علم

توں پیدا ہوا یوں ہو یدا ہوئے
اول یو نہ تھے‘ تج تے پیدا ہوئے

یتیاں خصلتاں خوب ہے کس منے
غضب ہور غصہ نہیں جس منے

نو د نو ہیں 'تج نا نو یک نا نو نہیں
توں رب چھانو ہے چھانوکوں چھانو نیں

توں نور ہور نور چہ ترا نا نو ہے
کہ چند نا تج چند رکیرا چھانو ہے

کہ توں نور تج چھانو بھی نور ہے
اندھارا اُجالے ستی دور ہے

اُجالا سو دین ہور رات اندکار
نہیں مل کر اچتے یو دو ایک ٹھار

اُجالا ہے جاں واں اندھارا نہیں
اندھارا اہے جاں واں اجالا نہیں

ترا چھانو وو ہے جو کہہ طور تے
نکل تیج چمکیا ادک سور تے

تری چھانو کا نور جگ دیک کر
خبر سُن کے موسیٰؑ ہوا بے خبر

جو دیکھے تری چھانو کا ذرّہ نور
پڑے مست ہو بھیں پوا نبر تے سور

امیدوار ہے جگ ترے پیار کا
کہ بخشائے توں پاپ سنسار کا

شفاعت کر نہار سب کا تہیں
اپے لاڈلا ایک رب کا تہیں

ذکرِ معراج

صفت کر توں معراج کی رات کا
کہ جا گیا اہے بخت تج بات کا

اتھا اس رین کوں عجب کچہ نور
کہ لاکھاں تے چانداں کروڑاں تے سور

ملک زرگراں زرلے کر سور کا
ملتا انبر کوں کیے نور کا

نبیؐ آتے ہیں کر سنے جب یو بات
سنوارن لگے نوا نبر دھات دھات

ملایک ملے تھے نو آسماں کے
مقرب بڑے پاک بھومان کے

جو جبرئیلؑ تے پائے خوش خبر
بجانے لگے سب طبل عرش پر

نبیؐ تھے اچھوں آپنے گھر منے
جو غوغا کئے قدسی انبر منے

نبیؐ آج ہمارے یہاں آئیں گے
ہمیں سب انو کا درس پائیں گے

ملایک اچھلنے لگے ذوق سوں
سو حضرتؐ کے دیدار کے شوق سوں

فرشتے سورج چاند تارے تمام
نو اسمان کے رہنہارے تمام

قدم بوسی کے شوق نے دھاے کر
رہے پہلے اسمان میں آئے کر

جدا تھے سو مل کر سبھیں ایک ٹھار
خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار

جو ویسے میں جبرئیلؑ اُتر آے کر
بشارت سو حضرتؐ کنے لیائے کر

نبی کوں سرا کر بھوت دھات سوں
نزدیک آکے بولیا، مٹھی بات سوں

کہا تج خدا نے کیا ہے سلام
بلایا تجے آج اپنے مقام

بڑی رات ہے آج معراج کی
مبارک اچھو رات تج آج کی

نبیؐ بات یو سن کہہ جائیں چل
چھپیاں نعمتاں غیب کیاں پائیں چل

سواری کی خاطر نبیؐ کی وثاق
لے کر آئے سنگات تیز براق

براق آج خوش گرم جیوں برق ہے
کہ سر پانو لگ نور میں غرق ہے

چڑھیا پیٹ پر اس کی وو ماہتاب
لگیا اُڑنے اسمان پر جیوں شہاب

فرشتے یکایک اُٹھے دیک کر
خدا کے نبیؐ کوں وو سب نیک کر

اول بیگ جا پانو پڑھنے کے تیں
اپس میں اپے لاگے پڑنے کے تیں

جوایک ایک آکر پڑے پانو سب
کھڑے رہے ادب سنگات یک ٹھانو سب

پڑی کیش کی چھانو جوں فرش پر
اچھلتی وو جا کر کھڑی عرش پر

نہ رہے ٹھیر نو اسمان میں نبیؐ
گئے لا مکاں کے مکاں میں نبیؐ

کھڑے رہے بزاں جبرئیلؑ ہور براق
نہ تھا ذرہ اتنا اُنو میں نفاق

ندا غیب تے آکے حضرتؐ کنے
بلائے گیا واں تے خلوت منے

کسے فام خلوت میں واں کیا ہوا
خدا ہور حضرتؐ میں واں کیا ہوا

محمدؐ کوں جس رات معراج ہوئی
نہ تھا دوسرا واں علی کرم اللہ وجہہ باج کوئی

انو تینو کوں بات یو فام ہے
سمجنا وو چوتھے کا نئیں کام ہے

☆☆☆☆☆

ملّا غواصی

سچا توں محمدؐ سچا مصطفیٰؐ
سچا ہے توں احمدؐ سچا مرتضیٰ

توں طٰہٰ توں یٰسین توں ابطحی
تو امی توں مکّی توں مرسل سہی

توں اول توں آخر تو ہی ہے امیر
توں ظاہر توں باطن نبیؐ بے نظیر

تہیں ہاشمی ہور قریشی رسولؐ
جو کچ توں کہے سو کیا رب قبول

یقیں ہے شفیع توں ولی ہور خلیل
دیا تج نبیؐ ناوں رب الجلیل

خدا کے نبیاں کا ہے سلطان توں
دیون ہار ساریاں کو ایمان توں

توں صاحب نبیؐ ہے جگت تین کا
سدا تج تے معمور گھر دین کا

زمیں تے عرش پر گئے شہسوار
کرے یوں گذر تل میں کئی لاک بار

ملائک یو پروانے تُج نور کے
ولیاں سارے ذرّے ہیں تج سور کے

خدا کا جو عالم ہے ہژدہ ہزار
رہیا ہے تیری چھاوں تل برقرار

تو جس ٹھار اپنا رکھے پاوں توں
تو در حال جیو آوے اوس ٹھاوں کوں

تہیں معجزے کو سو دکھلان ہار
تہیں سب کو جنّت میں لیجان ہار

غواصیؔ ہے صدقے تیرے ناوں پر
فدا جیو کیا ہے تیرے پاوں پر

❀

تصدق ہمن سار کے کئی ہزار
محمدؐ کے نعلین پر بار بار
ہزاروں ہمن سار کے نیک نام
محمدؐ پر صدقہ ہیں سارے تمام

ابنِ نشاطی

کہوں میں نعت سرور کا شفیع المذنبین برحق
کہ جس کے نور سوں پرتو کیا دو جگ کوں تابانی

کروں میں لے قلم ہات ابتداء نعت
سچے حق کے پیمبر کا ادا نعت
محمدؐ پیشوا ہے سروراں کا
اہے سرخیل سب پیغمبراں کا
محمدؐ توں نبیؐ ہے آج برحق
قمر کوں یک اشارت سیں کیا شق
ہوا آدمؑ بنج احمدؐ کی خاطر
پیالہ جیوں کہ آیا مد کی خاطر
تری تعریف کا اونچا ہے پایا
خدا قرآن میں تج کوں سرایا
نبیؐ توں پاک تیرا پاک دین ہے
سچا توں رحمت اللعالمینؐ ہے

اگر ہوتا نہ توں آدمؑ نہ ہوتا
نہ آدمؑ بلکہ یو عالم نہ ہوتا
شرف پایا ہے آدمؑ تج طرف تے
ہوا موجود عالم تج طرف تے
تری تعریف کرنے کس کوں حد ہے
ہوا تو روح اور آدمؑ جسد ہے
اہے معلوم سب کوں یو بشارت
کہ توں معنی ہے آدمؑ سو عبارت
یوں آیا توں ہوئے پھر سارے مرسلؑ
کہ پھول آگے پچھے آتے اہے پھل
چہرہ انساں کا پایا تج سے سو رنگ
گل آدمؑ کا لیا یوں تج کنے منگ
اہے مقصود تج میوے سوں میرا
اہے مطلب ترے سیوے سوں میرا
شریعت کا سٹیا آوازہ جگ میں
طریقت کوں کیا توں تازہ جگ میں

حقیقت تج سوں ہے حق کا ہویدا
خدا کا معرفت تج سوں ہے پیدا
صفا داری کی رہ میں تیری ہر سو
کریں جاروب حوراں اپنے گیسو
پنکھی اُڑتا سو جم تج شاہ پر کا
اہے جبریلؑ کے وو شاہ پر کا
ہے تج مکھ نور کا دیوانہ جبریلؑ
اہے تج شمع کا پروانہ جبریلؑ
شبِ معراج ہے تج مہ سوں روشن
فلک کا سبز ہے تج شہ سوں گلشن
دیسا سو حال وو معراج کی رات
جگت کی عقل سوں پیلاڑ ہے بات
نوازیا تل میں توں افلاکیاں کوں
کیا پل میں مشرف خاکیاں کوں
ہے تیرے خلق سوں جنّت معطّر
کرم سوں ہے ترے طوبیٰ مثمّر

سرج کوں چھانوں کئی دیکھے نہیں کیں
توں سورج تھا اسی تے چھانوں تج نئیں

زمین رہی اس سبب یوں پست ہوکر
کہ سایہ نئیں پڑیا تیرا تس اوپر

اسی تے عرش سب میں ہے بلند آج
جو تج نعلین کوں کیتا سرتاج

جو کئی دشمن جو تیرے دین کے ہیں
وو لائق کاف ہور و شین کے ہیں

شہا! جس دن جو رستا خیز ہوگا
سُرج کا آنچ بھوتچ تیز ہوگا

توں کر ابنِ نشاطی کے سر اوپر
شفاعت کے ترے سایہ کوں چھتر

تری اولاد پر ہور تج پو ہر دم
ہزاراں سوں اچھو صلوات وسلم

☆☆☆☆☆

''پھول بن'' = ابنِ نشاطی مرتبہ = عبدالقدر سروری' حیدرآباد ۱۳۵۷ھ (ص۔۷تا۱۰)

نصرتی

یو نعت سرورِ عالم محمدؐ مصطفیٰ کا ہے — کھلایا گلشن ہستی اول جس نور کا ہے
زہے نامور سید المرسلیںؐ — کہ آخر وہ ہے شافع المذنبیںؐ
عجب آفرینش کی دریا کا دُر — کہ جس نور تے بحرِ ہستی ہے پُر
نول رکھ پہ خلقت کے اے دل تو ریج — وہی پھل ہے آخر جو اول ہے بیج
اتھا تب تو موجود تمکیں میں — جب آدمؑ اتھا ماء والطین میں
حبیب احد تو نچ اے مصطفیٰؐ — تیرا نانو لے تیچ ہو دل صفا
زہے دین و دنیا میں سرمد ہے توں — تو محمود واں یاں محمدؐ ہے توں
اوچایا ہے توں گرچہ آخر علم — اول سب تے جنت میں تیرا قدم
چھوٹن ہار تیریچ تے جگ اچھے — شفاعت تری انبیاء لگ اچھے
قیامت کے طوفاں میں ہو جگ ادھار — لجاوے توں امت کی کشتی کوں پار
تری شان سرتاج لولاک کا — ترے بخت کوں تخت افلاک کا
ترا نور اپچتے جو نکلیا دھواں — رہیا چھا کے دنیا پہ نو آسماں
سلگتے جدا جیوں شرارے ہوے — چندر سور ہور سب ستارے ہوے
سخن صاف مکھ کھول جب توں کرے — سمندر کے سیپیاں میں موتی بھرے
اچھے ابر تیریچ ہمت کی چھانو — ہوا میہوں کوں تج سخاوت سے نانو
ترا کھڑگ روشن جو کیتا جھلک — ہوے عکس تے تس کے بجلی الک

زہے آتشیں ابر جس نیر سوں
ہوا باغ دیں یوں جو چوندھیر سوں

ترا خاتم اے خاتم الانبیاءؐ
رسالت کے فرماں پہ سکہ کیا

ہوا جلوہ گرنت نبوت کا تخت
چڑھیا تس پہ جیوں توں شہ نیک بخت

ترا معجزہ معجزیاں کے اپر
کہ کیتا گگن پر توں شق القمر

تج انگلی کی نھوں کا لکیا سو خیال
سپورن اجھوں لگ وے ہووے ہلال

ترے ہت میں نس دن دریا کی ترنگ
تج انگلیاں تے نکلے پنج امرت کی گنگ

جمادی ترے ہت تے پائے زباں
ہوئی تھیں کنکریاں بی تسبیح خواں

کیا توں جوات فیض کی یک نظر
سو کا نخل پل میں ہوا بارور

ہوا تج تے جبرئیلؑ کا طمطراق
شرف تج سواری تے پکڑیا براق

ترے نور تے ایک شعلہ ہے سور
سڑھیاں نو فلک واں تیرا جان ہے طور

قدم تے ترے نامور فرش ہے
شرف ناک تج گرد تے عرش ہے

تہیں حق سوں نت ہم زباں ہم کلامؐ
تجے قاب قوسین ادنیٰ مقام

تہیں لامکاں کے دھنی کا انیس
توں بے مثل و بے شبہ کا ہم جلیس

بن آواز و بن حرف کے خوش بچن
سنیا لامکاں میں تہیں پا وطن

زباں سوا مولک گہر سنج تو تج
دھرے سینہ حق راز کا گنج تو تج

جتے مرسلاں میں تہیں خوب ہے
وہ طالب ہیں تو حق کا مطلوب ہے

دوجے گرچہ حیراں ہیں رویت کے کاج
ہور آپس تے اپیں ہوا تج یوراج

وہ طالب کو تھا لن ترانی جواب
تجے تو اپن ہو ملن کا خطاب

خلاصہ دونوں بن کا یک خاص پھول
سبب جگ کا یعنی محمدؐ رسولؐ

عبداللہ قطب شاہ

لکھ فیض سوں پھر آیا ، دن دین محمدؐ کا
آفاق صفا پایا ، دن دین محمدؐ کا

یوں عید ہمن ساجے ، نصرت کے بجے باجے
ہے جگ کے نبیؐ راجے ، دن دین محمدؐ کا

گلشن میں شریعت کے ، پھل کھیلے طریقت کے
پر مل سو حقیقت کے ، دن دین محمدؐ کا

روشن ہوئے آسماناں ، جھمکائے رتن کھاناں
خط لیوے مسلماناں ، دن دین محمدؐ کا

جو بارہ اماماں ہیں ، لاکھ ان پو سلاماں ہیں
ہم اُن کے غلاماں ہیں ، دن دین محمدؐ کا

☆☆☆☆☆

وجدی

نعت سوں احمدؐ کی کھول اپنی زبان
جو ہے وہ سیمرغ قاف لامکاں

شاہبازِ اوج مازاغ البصر
ہدہدِ ایوانِ باغِ ہشت در

بلبل گلزارِ فردوسِ بریں
طوطیِ شیریں زباں طوبیٰ نشیں

وہ رسولِ ہاشمی محبوب رب
سرورِ ملک عجم فخرِ عرب

صاحبِ معراجؐ تاجِ اصفیاؑ
رہنمائے انبیاءؑ ہور اولیاء

آفتابِ شرع و شمع بزم دین
نورِ عالم رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

صدر عالم بادشاہِ دوجہاں
پیشوائے آشکار او نہاں

جب پڑا اس نور کا روشن جھلک
صورتِ ہستی لیا ملک و فلک

اصل موجودات اس کا نور ہے
جس سے مخلوقات یہ معمور ہے

نورسوں اس کے ہیں یہ دونوں جہاں
اک ذرّہ ہے یہ جہاں اور وہ جہاں

یو نبوّت دو جہاں کی اُن پہ ہوئی
آگہی سرِّ نہاں کی اُن پہ ہوئی

پس ہوا واجب ہمیشہ حشر لگ
امتی کہلاویں ان کے یہ دو جگ

آج لگ ایسا نبیؐ کوئی نئیں ہوا
گرچہ ہر جا پر نبی ہر کئیں ہوا

ہر نبی ہر ٹھار پر گئے تھے و لے
کوئی ہوا نہ ایسا دو جگ کو جو فرماں میں لے

حشر تک ہوتا نہیں پھر کوئی نبی
جس کی امّت جزو و کل ہوویں سبھی

یو نبوت ختم حق اُن پر کیا　　　کئی ہزاراں معجزے اُن کو دیا
جن کی انگلی کے اشارے سوں چندر　　　ہو گیا دو پھانک نیلے چرخ پر
سور سا دونوں کبھوں کے درمیاں　　　نقش تھا مہر نبوّت کا نشاں
کافروں کو بھی کیا نیئں حق عتاب　　　نیئں ٹھہرایا عہد میں ان کے عذاب
گرچہ عیسیٰؑ قم باذن اللہ کر　　　گورسوں مردے اُٹھائے ہیں مگر
مصطفیٰؐ کے امتی بعضے فقیر　　　قم باذنی کہہ کر اُٹھائے مردہ پیر
حشر کے دن سب زباناں اے فلاں　　　کوئی رہے گی نیئں سوا اس کے زباں
جہاں نہ ہوگا کس کو کس کا آسرا　　　آسرا وہاں خواجہؐ ہر دوسرا
اے محمدؐ عاصیوں کے عذر خواہ　　　مانگ لے حق سے ہماری بھی پناہ

هو خلاصی ہم کو بھی روزِ جزا
آسرا نیئں ہم کو ہے تیرے سوا

☆☆☆☆☆

وجدی = پنچھی باچھا　　　مرتبہ = سید محمد ' حیدرآباد ۱۹۵۹ء

سرشارِ بادۂ عشق احمد جنیدی

الٰہی نپایا توں آخر زماں
کہ ہے مصطفیٰؐ دو جہاں رہ نماں
محمدؐ نبیؐ تاج پیغمبراں
سپہ دین کی سروری سروراں
محمدؐ نبیؐ ہور رسولِ خدا
درود ہور سلام اس پہ برحق ہوا
کہ کئی لاک معجزے کئی دھات کے
اتھے اُس کہنے سب سو ہر بات کے
نبیاںؑ میں سو تج کوں امامت کیا
کہ طٰہٰ و یٰسین صفت تج دیا
شہادت کی انگلی کوں قوت دیتا
طبق پھوڑ چندر دو تکڑے کیتا
اچھے بات پر نانوں تیرا سدا
کہ برحق محمدؐ رسولِ خُدا

صنعتی بیجاپوری

نبیؐ کریمؐ شفیع امین — رسولِ خدا رحمت العالمین
کہ جن سر پر لولاک کا تاج ہے — سوا سکوں عرش آپی محتاج ہے
ثنا جس کی بولیا ہے سبحان نے — سو طٰہٰ و یٰسین و قرآن ہے
احد نے تجے نانوں احمدؐ دیا — بجز میم بھی فرق کچھ نیئ کیا
چندر مشعلہ دار ہو وقتِ شام — جمع کر ستارے کرے تجھ سلام
شرف ہے دو عالم کو تجھ ذات سے — بھی آخر خلاصی ہے تجھ بات سے
ترا نانوں عزت ہے آدمؑ کے تیئں — ترا اسم ہے ورد عالم کے تیئں
ترا نانوں ہے ذات بعدے صفات — کہ جوں بیج اول بزاں پھول پات
تجلی تے تجھ پائے جب یک جھلک — کیے سجدہ آدمؑ کوں سارے ملک
عیاں تجھ میں ہے جلوۂ ذوالجلال — ہے عالم کوں معراج تیرا جمال
سزاوار توں جلوۂ ذات کوں — شرف تجھ تے معراج کی رات کوں
سو دیدار اپنا دکھایا تجے — عجب ذوق لذت چکایا تجے
سواد ذوق کہنے میں آئے کہاں — اور لذت بیاں میں سماوے کہاں
وہ مازاغ کا کحل انکھیاں میں کر — نہ واں زاغ دکھیا نہ واں باغ پر

کسی بھی انبیاء کو نہیں تھی یہ بات
جو بے پردہ واصل رہے حق سنگات

❀

عبدالمحمد ترین

اتھی جوت اوس ذات کو بے حساب | ہوئے سب نبیاںؑ پر اونو آفتاب
خدا کے کرم سوں نبیؐ سر بسر | اتھے سب نبیاںؑ کے وہ جوں تاجِ سر
صفت سب نبیاں سوں اونو کی بڑی | صفت میں نبیؐ کی کہوں ہر گھڑی
گئے تھے وہ معراج کی رات سو | اٹھارا برس کی اتھی رات وہ
صبر تھا محمدؐ کو اس بات کا | خدا کا اونو پر بڑا پیار تھا
کرم تھا خدا کا اونو پر وہیں | صبر تھا عنایت محمدؐ کتیں
نہ پیدا تھا عالم نہ آدمؑ اتھا | تداں حق جمال نبیؐ کوں کیتا
ابوالروح حضرت نبیؐ ہیں اول | تھے آدمؑ بھی اوس وقت در آب و گل
نہ سرور کے رنگ کا مقابل تھا کوئی | نہ تمثیل دینے کو قابل تھا کوئی
روپے کے نمن تھا جھلکتا بدن | سفیدی میں تھا رنگ گندم نمن
کشادہ پیشانی پراز نور سوں | یتی روشنی کاں چندر سور کوں
بھواں بانکیاں خط میں باریک تر | بڑی پتلیاں تھی سیہ خوب تر
اصل نور اون کا سو دیکھا کنے | اتھا نور اون کا سو برقع منے

ہزار اں درود و ہزاراں سلام
بروحِ محمدؐ علیہ السلام

(از شمائل نامہ)

ولی

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ھو فنا فی اللہ، دائم یاد یزدانی کرے

یا محمدؐ دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھ پہ قربانی کرے

جس مکاں میں ہے تمہاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے واں، اقرار نادانی کرے

کیا ملک کیا انس و جن، یہ جگ میں ہے کس کو سکت
خط بنا تجھ مکھ کے جو تفسیرِ قرآنی کرے

عارفاں بولیں گے جان و دل سے لاکھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں گوہر افشانی کرے

☆☆☆☆☆

شیخ محمود بحری

محمدؐ گر مدد ہوگا ہمارا
سکل دکھ درد رد ہوگا ہمارا

اگر صحرا رہو مل دام ہو دو
او سارا دام رد ہوگا ہمارا

اگر عالم سکل آگا عدو ہو
ھواللہ الصمد ہوگا ہمارا

کرم اس کا دس آگا کم ہو ہر گاہ
اگر کولا اسد ہوگا ہمارا

مؤحد کا معما کھول محمود
اور احمدؐ گر احد ہوگا ہمارا

☆☆☆☆☆

فائز

ہمارے نبیؐ کا ہے پایا رفیع
مقدم شفیعاں پو ہے یو شفیع

شکر اس خداکوں جو خلقت کیا
ہمن کوں محمدؐ کی اُمت کیا

نبیاں جو سُنے اس امت کا صفت
بسر جا اپس کا قرب منزلت

کہے کاش ہوتے یو امت ہمیں
یو سن کر پکڑتے تھے ہمت ہمیں

نہ کر ہم کو محروم تو یا نبیؐ
بدو نیک تیرے ہیں امت سبھی

سکل انبیا کا ہے سرتاج توں
چلیا حرمت سوں معراج کوں

لے جا تج دکھایا تماشا عجب
کیا تج ادھر حق عیاں راز سب

تیری چھاؤں تن نور کو ٹھاؤں نیئں
ترے قدمبارک کے تئیں چھاؤں نیئں

کیا ہے اگر مردہ عیسیٰؑ سوں بات
تو کنکر کیا بات تیری صفات

اگر شق کیا ہے عطارد و نیل
توں شق القمر کھن پو تیری دلیل

عرش پر لکھیا ناؤں تیرا الہٰ
ملائک نبوت پو تیری گواہ

ترا قدر سب انبیاء میں جلیل
کتے بار چل آئے تیرے یاں جبریلؑ

خدا کو نچ معلوم تیرا شرف
تیری شان رُتبے میں نیئں ہے حرف

تیرا نور بھیج یا ہے سب سوں اول
ہوا کیا جو آخر کوں آیا نکل

اگر تج کوں پیدا نہ کرتا قدیر
تو آدمؑ کی ماٹی نہ ہوتی خمیر

نہ اچھتا اگر توں نہ اچھتے ہمیں
قیامت تلک نہ نپچتے ہمیں

ولے تج کو خاتم کیا ذوالجلال
کہ ملّت میں تیرے نہ انپڑے زوال

اگر تیرے بعد از جو آتا نبی
تو منسوخ ہوتا یوں ملت سبی

تو ناسخ ہوا سب کے احکام کا
ہے پایا قوی تج سوں اسلام کا

جو کچ توں کیا سو حکم شرع ہے
ہر اک علم اُس اصل کا فرع ہے

ہوا دین روشن نبوّت ستی
مٹیا کفر سارا دلایت ستی

☆☆☆☆☆

از:- مثنوی رضوان شاہ وروح افزا • مصنف:- فائز
مرتبہ:- سید محمد 1956ء حیدر آباد

فراقی

مدینے میں اگر پیدا ہوا ہوتا تو کیا ہوتا
محمدؐ کی گلی بھیتر فنا ہوتا تو کیا ہوتا

عبث خوباں کی گلیوں میں نہ کرتوں عمر صرف اُئے دل
مدینے کی زیارت کو گیا ہوتا تو کیا ہوتا

ارے مجنوں! ہوا بدنام توں لیلیٰ کو دل دے کر
اگر میرے نبیؐ کوں دل دیا ہوتا تو کیا ہوتا

ازل کی دین میں یارب اگر مفلس بھکاری ہوں
نبی ﷺ کے آستانے کا گدا ہو تا تو کیا ہوتا

نظر ہے علم منطق ھور معانی میں فراقیؔ کوں
اگر علمِ حدیثِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا تو کیا ہوتا

☆☆☆☆☆

ملک خوشنود

کہا ہوں حمد اول میں خدا کا
کہا ہوں نعت بعد از مصطفیٰؐ کا
محمدؐ مصطفیٰؐ محبوب رب کا
کہے سارے نبی توں تاج سب کا
کہ احمدؐ احد میں باندیا کمر بند
نبیؐ جو یو بندا ہے او صاحب خداوند
نبیؐ کا حق حبیب اللہ دیا ناؤں
نبیؐ کا بھوئیں پو کوئی دیکھیا نہیں چھاؤں

از
جنت سنگار

☆☆☆☆☆

محبوب عالم عرف شیخ جیوں

محمدؐ یاد' ناچوگوں' پڑا دین رین کر لاؤں
کھڑا فریاد ماں کوکوں' محمدؐ سا کہاں پاؤں

محمدؐ کہہ محمدؐ کہہ' پکاروں میں سدا اللہ
پھروں گھر گھر یہی کہہ کہہ' محمدؐ ناؤں پہچاؤں

کروں ھا ھا محمدؐ بن' سھوں ھا ھا پڑا انس دن
گئے سب چین' ہر دم' میں کسے دکھ بات بتلاؤں

نہ سنگی ہے نہ کوئی ساتھی' بیٹھی اس درد ماں چھاتی
بیٹھی تن کی سبھی ٹاٹی' محمدؐ باجھ من پاؤں

عجب محبوب عالم تھا' نہایت خوب بالم تھا
مرانت پرت پالم تھا' رہا ہے بیٹھ کس ٹھاؤں

☆☆☆☆☆

مولوی باقر آگاہ

ثناء ہور حمد ہے حق کوں سزاوار
که ہے قدرت کا جس کی سب یو بستار
کیا جب اپنی قدرت کوں ہویدا
کیا یک کُن سے سب عالم کوں پیدا
محمدؐ کوں کیا سالارِ ہستی
طفیل اوس کے ہے سب بالا و پستی
کیا سب انبیاء کا اوس کوں سرور
شرف اوس کوں دیا سب خلق اوپر
کیا برجِ ہدایت کا اوسے سور
جہاں اوس کی ہدایت سے ہے پُرنور
کہا اوس کوں کہ ہے یو رحمت حق
کیا اوس کے قدم سے زحمتِ خلق
اول عالم کوں دیکھلا اپنا جھلکار
کیا خواب عدم سے سب کوں بیدار
ہے سب پیغمبراںؑ میں احمدؐ اکمل
سوائے اللہ کے ہے سب سے افضل
مقام اس کا ہے سب عالم سے برتر
ہے عقل اس فہم میں بے پا و بے سر
ہے خاتم سب رُسل ہور انبیاء کا
ہے سرور سب ملک ہور اصفیاء کا
سکل عالم اپر ہے راج اس کوں
ہے تن سے حق طرف معراج اس کوں
کیا یک رات بیداری میں تن سوں
نظارا سر بسر ہفت آسماں کوں
چلیا کعبہ سے جب او شاہ اکمل
کیا بیت المقدس بیچ اول
امامت واں کیا سب انبیاء کوں
دیا عزّ و شرف سب اصفیاء کوں

راق اوپر چڑیا واں دیر نا کر — شتابی سے گیا ہر آسمان پر
کیا یک آن میں طئے سب سماوات — کیا پیغمبراں سے واں ملاقات
کلام حق سنیا اس کان سیں او — پھر آیا گھر کتیں یک آن میں او
جو کچھ واں نعمت اپنے رب سے پایا — مزہ اس کا بھی امت کوں چکھایا
جوں خدا کی حمد میں حیراں ہے عقل — یوں نبیؐ کی نعت میں ناداں ہے عقل
احمدؐ مرسل شہنشاہ رُسل — سرورِ عالمؐ امام جز و کل
نہ تھا اس وصف میں کوئی اوس کا ہم سر — اتھا نور اوس کا مہر و ماہ پرور
اندھرے میں جب آتا شاہِ والاؐ — تو اوس کے نور سے پڑتا اُجالا
تھا یوں وہ جسم انور نور مایا — کہ نئیں پڑتا تھا دن رات اوس کا سایہ
تھی یوں اس تن میں خوشبوئی بسیار — کہ مشک وعطر میں نئیں ہے اومہکار
نجھا اس چہرۂ تاباں کا جھلکار — بہت کفار ایمان لائے ائے یار
سن کان سے دل کے ائے برادر — ہے فرض نبیؐ کا ذکر سب پر
کرتا ہے یہہ ذکر دل کوں روشن — ویرانۂ جاں کوں مثلِ گلشن
نت ذکر سے اوس کے توں لگا دھیان — یہہ دھیان ہے اصل دین وایمان
اوس ذکر میں وقف کرتوں جاں کوں — اوس ذکر میں صرف کر زباں کوں
چل راہ پہ اوس کی چشم و سر سے — مت اوس کوں بھلا کبھی نظر سے
تر لوک کے سروراں کا سردار — جس نور کا ہے سکل یہ سینسار

دو جگ کے دو جگ کا نور تاباں
ملک ازل وابد کا سلطاں

جس نور کے واسطے سے پائی
ہستی سے عدم نے آشنائی

سب خلق کے تن کا جیو احمدؐ
عالم کے دل کا پیو احمدؐ

کیا کر سکے کوئی نعت اوس کا
قرآن ہے تمام نعت جس کا

حق سے اچھو اوس اوپر دروداں
ہور اوس کے جتے ہیں آل ویاراں

☆☆☆☆☆

محمد رفعتی فتاحی

گئے ہیں محمدؐ اپن گھر کوں جب
لگے بیا کا ساماں کرنے سو تب
مرتب ہوا بیا کا سا ان جب
کیے ہیں خدیجہؓ کو معلوم تب
خدیجہؓ بھی سامان سب کچھ کیے
بو طالب کتیں یو خبر تب دیئے
بولائے قریشاں بوطالب کے سب
بولائے ہیں بعضی جتے تھے عرب
قبیلے قریشاں کے سب آملے
عجب نور عینی کے در سب کھلے
نبیؐ نے عمامہ بندے سروری
پہنے تن پہ جامہ سو پیغمبری
بلند قد اتھے لیلتہ القدر سوں
جھمکتا اچھے موہنے بدر سوں
سیہ زین والیل یغشٰی کے جوں
منور جبیں والضحیٰ کے سو تیوں

امامی

کہ ہیں دو نگینے سلیماںؑ کے
مہر ہیں محمدؐ کے فرمانؐ کے
وہ مالک رسالت ولایت کے ہیں
وہ ہادی حقیقت ہدایت کے ہیں
مرا تن میرے پیر کے تن منیں
میرے پیر کا تن محمدؐ منیں
کہ حیدر سری کا ہے اس کا جمال
محمدؐ کی خصلت ہے اسمیں کمال
محمدؐ کیے کوچ جنت طرف
قیامت جہاں میں پڑی ہر طرف
جہاں کی عمارت کوں برباد کر
جنّت کی عمارت کوں آباد کر
کہ صانع کی قدرت نبیؐ پر تمام

علیک الصلوٰۃ و علیک السلام

ہزاروں درود و ہزاروں سلام

محمدؐ اوپر آل یاراں تمام

ختم کر امامیؔ تو خیرالکلام

وصالِ محمدؐ علیہ السلام

☆☆☆☆☆

مختار

کہوں حمد اول اوسی راج کا | نبیؐ کوں دیا تاج معراج کا
عجب دیک محبوب ہے بے بدل | محمدؐ شہ انبیاء از ازل
اس چار حرفاں کا ہے ناؤں آج | رکھے اس کوں لولاک کا سر پر تاج
سو ہر حرف کا میں کہوں یو بیاں | کہ ہے میم محبوبیت کا نشان
سو حی لے ولادت حمایت اپر | حمایت کی ساری شفاعت اپر
کہو دال ہے او نشانی دوا | جو ہے درد عصیاں کا رو ہے شفا
خزینہ سو دارو کا قرآن ہے | کہ سب موموناں کا او ایمان ہے
دیکھے درد جیسا سو ویسا علاج | کرے او کہ ہے سب خلائق کا تاج

نتیجہ کیے اس کوں دارین کا
خلاصہ کیے اس کوں کونین کا

☆☆☆☆☆

محسن

کروں یاں سے اب نعتِ احمد رقم
کہ پھولے سمائے نہ شاخِ قلم

محمدؐ ہے سالار کل انبیاءؑ
کہی جس کی لولاک حق نے ثناء

کیا حق نے پیدا جو اول وہ نور
اُسی نور سو سب نے پایا ظہور

رب اون کو پیدا نہ کرتا اگر
نہ ہوتے یہہ افلاک و جن و بشر

صفت میں نبیؐ کی کروں کیا ادا
کہ سرتا بہ پا تھا بدن نور کا

وہ سر تھا مبارک جو برکت کے ساتھ
خدا نے بنایا تھا حکمت کے ہاتھ

وہ آنکھیں تھیں ان کی بہ شرم وحیا
وہ لب حق کی تسبیح میں تھے سدا

وہ بینیٔ اطہر تھی عنبر سرشت
معطر ہے اب جس سے باغِ بہشت

وہ گوشِ مبارک تھے عبرت سے پُر
وہ دندانِ روشن تھے جنّت کے دُر

زبان ان کی گویا تھی از ذکرِ حق
دہن ان کا تھا نور کا اک طبق

وہ دو ہاتھ تھے اون کے پر از سخا
وہ بازو تھے قوت میں لا انتہا

وہ سینہ مبارک تھا پُر از صفا
کہ یاقوتِ جنّت سے تھا وہ بنا

کمر اون کی باریک تھی پر زنور
شکم حلم سے پُر تھا ظاہر طہور

بنے صبر سے اون کے اعضاء تمام
رہا اس لے صبر سے اون کو کام

وہ موئے مقدس تھے مشکِ بہشت — کہ تھی دستِ قدرت سے ان کی سرشت
تھیں حضرت کی وہ استخواں نور کی — سراسر ہے جنّت کے کافور کی
وہ دل ان کا اخلاص سے تھا بنا — سراپا کہوں کیا میں اس نور کا
عبادت میں حق کے تھے دونو قدم — اطاعت سے غافل رہے نہ یک دم
کہ میں کیا کہوں اور کیا ہے میری زباں — صفت جو نبیؐ کی کروں کچھ بیاں
کرے جن کی تعریف پروردگار — تو بندہ وہاں کیوں نہ ہو شرم سار
مری فکر کو واں رسائی کہاں — سراسر ہے معذور عقل و زباں
انبیاؤں کا ہے یہہ رتبہ کہاں — وصف میں اس کے یہہ قاصر ہے زباں
سیدالکونین ختم المرسلینؐ — آخر آمد بود فخرالاولینؐ

☆☆☆☆☆

سید میراں ہاشمی

نبیاں میں جسے سب سے افضل کیا
تو ہی ائے محمدؐ رسولِ انبیاء

اول کر محمدؐ کوں پروردگار
بزاں سب خدائی کیا آشکار

ازل نور ذاتی کوں پیدا کیا
بزاں سب پو عالم ہویدا کیا

دیکھو کیا ہے قدرت خدا کی نول
تو دادے تے کر پوترے کوں اول

بنیاں کا تو دادا ہے آدمؑ صفی
کہ روحاں کا دادا ہے خاتم نبیؐ

از
معراج نامہ

مرزا محمد مقیم مقیمی بیجاپوری

دو جگ کا خلیفہ خدا کا رسولؐ
ہوا دین جس کی بقا پر قبول

دو جگ کا ہے سلطان امیں بتول
ہوا ہے بقا جس ازل تے وصول

سماتا ارض میں جو پیدا اچھے
زنعت محمدؐ میں شیدا اچھے

شرف پایا امت نے یٰسین سوں
بھی طٰہٰ و تمجید و تمکین سوں

قوی دین قائم ابد تا ازل
ہوے دین منسوخ اسی دین تل

کلیمی کی تصدیق دو جگ کوں بخش
خبر لیا وے رین معراج بخش

زہے شرف امت کے تلقین سوں
ہوے ہیں مشرف اسی دین سوں

ترا نعت کہنے سکت کس اہے
سچ کر جو تیرا ثنا کوئی کہے

☆☆☆☆☆

از : چندر بدن و مہیار = مرزا محمد مقیم مقیمی بیجاپوری
مرتبہ : محمد اکبرالدین صدیقی، حیدرآباد ۱۹۵۶ء

سراج اورنگ آبادی

نام تیرا مطلع فہرست ہے دیوان کا
ہے زباں کا ورد خاصا اور وظیفہ جان کا

جی نے ''یبقٰی وجہ ربک'' کی صدا سر من کو پھیر
دور کر من سے خیال ''من علیہا فان'' کا

یا محمدؐ تجھ کرم سیں ہوں سدا اُمیدوار
جلوۂ ایمان دے اور بھید کہہ انسان کا

کر سراسر شوق سیں بے ہوش مجھ کوں یا حبیب
دے مجھے بھر کر پیالہ نشۂ عرفان کا

تو احد ہے نام تیرا احمدؐ بے میم ہے
زیب پاتا تجھ صفت سیں ہر ورق قرآن کا

اے سرؔاج اپنی خودی کوں بیخودی میں محو کر
شغل جاری رکھ ہر اک دم میں ''ہوالرحمٰن'' کا

☆☆☆☆☆

شاہ معظم بیجاپوری

محمدؐ عجب نام اپنا رکھا
اپس کو چھپا اور رسول کر دیکھا

نبیؐ کا اول نور اظہار کر
کیا سب اوسی نور سوں بجر بر

نبیؐ کے طفیلوں دیکھ کردگار
دو عالم اوپر توچ دھرتا ہے پیار

اولوالعزم اور اون کو مرید کیا
کرم کر کیا خاتم الانبیاءؐ

نبیؐ کو سو نائب کیا آپنا
نبیؐ کو خلافت دیا اپنا

دیا پیار سو تاج لولاک کا
عطا اوس کیا تخت افلاک کا

دیا حق نے اپنا حکومت اوسے
جے کچ شان وشوکت سوقدرت اوسے

اوسے حق دیا بھیج فرقان یو
عنایت کیا اس کو قرآن یو

بُلا کر اوسے رب نے معراج کو
دیا پیار سوں تخت اور تاج کو

صفت کر نبیؐ کا دل جان سوں
معزز اوسے جان ایمان سوں

نبیؐ کے امر پر یو بولا ہوں میں
چھپے راز کو توچ کھولا ہوں میں

ہوا مج امر خاتم الانبیآء
اسے نام رکھ شجرۃ الاتقیاء

الٰہی بحق محمد رسولؐ
یو مکتوب میرا تو کرنا قبول

نبوت کی مسند نبیؐ کو دیا
ولایت علیؓ کو عنایت کیا

نبوت ہے چشمہ سو آب حیات
ولایت کے صدقہ سوں آتا ہے ہات

نبوت سو خلقت میں جو ہے شجر　　ولایت کیتے اوس کو آیا ثمر
نبوت خزانہ یو اسرار ہے　　ولایت طرف سو ہے اظہار ہے
نبوت مثالے کہ جیوں سور ہے　　ولایت سو اوس سور کا نور ہے
نبوت کو زیور ولایت سو ہے　　ولایت کو قوت نبوت سو ہے
نبوت جواہر کے جیوں کھان ہے　　ولایت سو جوہر یو ایمان ہے
نبوت ولایت سوں سب کام ہے　　دیکھو تو ہے خلقت کو آرام ہے

نیابت او اپنا نبیؐ کو دیا
نبیؐ کا سو نائب علیؓ کو کیا

☆☆☆☆☆

از : شاہ معظم بیجاپوری ، شجرۃ الاتقیاء　کتب خانہ نواب سالار جنگ نمبر مخطوطہ (ص ۔۱۳۱)

سید بلاقی

سہانا بدن ہے سو تج شاہ کا
تو مقبول ہے اسکی درگاہ کا

کہ تج کارتے سب خلق کوں کیا
سبھوں میں سو تج کوں بزرگی دیا

سچاں توں محمدؐ تیرا ناؤں ہے
دو عالم کے سر پر تیرا چھاؤں ہے

تو ہے بادشاہ بھی تیرا راج ہے
دو عالم کے شاہاں میں سرتاج ہے

مگر جانتا توں دگر جانے کم
نبیاں میں نبوّت سو تج پر ختم

عرش ہور کرسی پہ تیرا گذر
کہیا علمِ غیبی تجھے سر بسر

جو تیرے ذکر سوں سدا گاجتا
طبل ڈھول سدا ان کا نت باجتا

کہ تج نانوں سن کر جو بھیجے درود
سو تحقیق جگ میں او زندہ وجود

جو تیرا صدق سوں دو کلمہ کہے
نہ کچ خوف اسی کے جو دل میں اچھے

دگر کچ عذاباں نہ ہویں اوسے
کہ جس کی زباں میں جو کلمہ بسے

جو کلمہ کہہ مرد سارا اچھے
خدا کا سدا وہ سو پیارا اچھے

نبیؐ سوں اول حق نے کچ نا کیا
نہ ایسا شرف کس نبی کوں دیا

نبیؐ جب کریں اس کرم کی نظر
امّت کوں بھی کیا ڈر ہے روزِ حشر

نہ ظالم کرے اس اوپر کچ ستم
زبرکت محمدؐ نبی الختم

☆☆☆☆☆

از: معراج نامہ۔سید بلاقی مخطوطہ نمبر ۱۰ کتب خانہ نواب سالار جنگ

عاجز

محمدؐ توں ہے سرورِ الانبیاء
سو تج کارنے یو جگت سب کیا

ہے لولاک تعریف تجھ شان میں
کیا رب نے سب وصف قرآن میں

توں ہے نور اس سور میں تھے عیاں
سورج جوت چندر میں چندنا جہاں

اَنَا مِن نُورِیْ ہے وہ حق کا نبیؐ
ہوا کل شیٔ سو اس نے سبی

اگن سور روشن کریں جیوں ہلال
ہلالاں کا دیپک کریا جگ اجال

نہیں تج وراں رحمت عالمین
توں ہے روح کل میں سو علم الیقین

جیوں اربع عناصر ترے چار یار
توں ہے روح' چاروں منے برقرار

ابابکرؓ ایمان کا ہے امام
عدل داد میں ہے عمرؓ نیک نام

تھے عثمانؓ حق خوف میں با حیا
علی کرم اللہ وجہ لے ختم جانشینی کیا

حسنؑ شاہ' با حسن احسن تمام
حسینؑ شاہ' شہیداں میں عالی مقام

انو بعد بر حق ہیں بارا امام
ہے پیری مریدی انو تے تمام

درصفت معراج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اتھی رات پر نور' حضرت کے چاؤ
رضا سوں آیا جبرئیل جیوں کہ باؤ

جو دیکھیا نبیؐ خواب میں با اماں
اتھا بھید دل کا سو در لامکاں

ادب تے سو جبرئیل اُچا نا سکے
لگیا وقت کئے کر سو دل میں شکے

قدم بوس ہو کر نبیؐ کوں کہے　　سلام ہور درود حق تھے تمنا اہے

بھیجا حق نے شہ مج بلانے تجے　　بلایا اپس سوں ملانے تجے

اُٹھے شہ خوشی سوں، سُنے یو بیاں　　جو مقصود دل میں سو ہویں عیاں

ترنگ لیائے ابلق، سوناؤں براق　　برق دیک زمیں پر پڑے ات فراق

ہوئے سوار براق پر قول کر　　قیامت کوں بے سوار ہوں تج اوپر

کرن سور کی بھی چلی سور کن　　دیکھوں شوق سوں جا کے حب الوطن

جیتے انبیاء سب کئے آسرن　　ملک ہور بشر، روح، انسان، جن

عرش ہور کرسی لزرتے اتھے　　قدم رکھ دونوں پر قراری دیئے

عرش چھوڑ کرسی آگیس شاہ چلے　　سرطوبیٰ تے جبرئیل اگیس نا ہلے

پوچھے شہ، اخی کی کھڑے ھو رہے　　کہہ جبرئیل، حد یو میری اہے

ہوا حق تیں فرمان اگیس رکھ قدم　　یو حضرتؐ کے برکت ہوا ہے کرم

نبیؐ لامکاں سوں مشرف ہوے　　سلام ہور درود حق نے آپیں کہے

کرن سور کی بھی چلی سور میں　　ندی جوں دریا سوں ملے پور میں

تحیات تحفہ لے جا کر ملائے　　امت کوں دو بخشا، خلاصی دلائے

تھی جنبش سو دروازے کوں پاٹ کوں　　آئے پھیر پن صد برس باٹ کوں

کیا ہوں میں عاجز نہ سمجیا بیان
یو ہے معجزہ سب جگت پر عیاں

☆☆☆☆☆

کمال خان رستمی بیجاپوری

صفتِ مدینہ

جو دنیا میں منگتا نہ ہوئے پایمال
پکڑ دامنِ مصطفیؐ ہور آل

اپس سر تھے کر بھار سگلا فضول
خدا کی کتاب بس ہور آلِ رسولؐ

جو منگتا گنہ تھے اچھے پاک توں
بخش سب گنہ توں گنہگار کوں

نکو ہات تھے چھوڑ راہِ صفا
پکڑ جیو سوں توں دامنِ مصطفیؐ

محمدؐ پر صلوٰۃ کر توں مدام
درود بھیج اس آل پر مستدام

دھرے شرع سرتاجِ شاہاں تہیں
سزاوار یسٰین و طٰہٰ تہیں

فلک ہے سو منڈپ تری قدر کا
زمیں تخت ہور فرش ہے صدر کا

ترے گھر کا پردار روح الامیں
کیا اُس اسی کام جان آفریں

توں لولاک کے تاج کا تاجدار
تری باس تھے خوش نسیمِ بہار

ترے شملے تھے باس پا کر شمال
نسیم صبا کوں دیوے گوشمال

جو سنبل کوں تجھ باؤ برہم کرے
سنبل باؤ کوں مشک کا دم بھرے

علَم نوترا فتح عجم پر کیا
تجھ اِنّا فتحنا جداں تھے دیا

ترے مکھ تھے عالم کوں ہے بھی بہار
ترا قد ہے جوں سرو در لالہ زار

جو گیسو تھے تجھ باس ہے مشک ناب ترا مکھ تو ہے مطلع آفتاب

ترا لب سو چشمہ ہے آبِ حیات خضر ہے سور کھوال اس آب سات

اول آفرینش میں توں مقتدا پسِ انبیاء ہے ولے پیشوا

توں موجود تھا جو کہ آدمؑ نہ تھا توں پیدا ہوا جو کہ عالم نہ تھا

توں پیدا اتھا جو کہ کونین نیں سرا پردۂ قاب و قوسین نیں

یو سب آفرینش ہے تیرا طفیل توں سرخیل یو سب ہیں تیرا چ فیل

توں ہے پادشاہ مجھ گدا کوں نواز قبول کرتوں مجھ بے نوا کا نیاز

عجب میں ترے لطف تھے اے کرام جو عالم اُپر لطف تیرا ہے عام

ترے لطف سوں اے نبیؐ خدا نظر لطف کی کر کر رحمت دکھا

ترے نانو کا یاد بس ہے منجے ترا نانو سو ہم نفس ہے منجے

محمدؐ کا جس نامہ پر نانو ہے مدد اس محمدؐ کا سب ٹھانو ہے

جلک جیو ہے مدح تیرا کروں تری مدح کرنے میں ثابت اچھوں

ترے نانو تھے میں مسلمان ہوں جو کلمہ ترا یاد دل میں دھروں

تو اپ لطف سوں مجھ پر احسان کر
ہور احسان سوں مج کوں حسّان کر

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسمائے حسنٰی شہنشاہِ کونین

۱	مُحَمَّدْ	وہ جس کی ثناء وتعریف ہوئی۔
۲	اَحْمَدْ	زیادہ سے زیادہ تعریف وثناء والے۔
۳	حَامِدْ	حمد کرنے والے۔
۴	مَحْمُوْدْ	حمد وثناء سے متصف۔
۵	قَاسِمْ	دو جہاں میں نعماءِ فردوس کو تقسیم کرنے والے۔
۶	عَاقِبْ	عاقبت کو خیر کرنے والے۔
۷	فَاتِحْ	کشور وقلعہ کو فتح کرنے والے۔
۸	خَاتِمْ	نبوت کو ختم کرنے والے۔
۹	حَاشِرْ	حشر میں ہجوم کو یکجا کرنے والے۔
۱۰	مَاحِ	خرابی کو مٹانے والے۔
۱۱	دَاعِ	اسلام کی طرف بلانے والے۔
۱۲	سِرَاجْ	روشنی دینے والے۔
۱۳	رَشِیْدْ	نہایت نیک اور عمدہ ہدایت والے۔

١٤	مُنِیرْ	چمک دمک والے۔
١٥	بَشِیرْ	خوشیوں کا پیام دینے والے۔
١٦	نَذِیرْ	انجام بد سے ڈرانے والے۔
١٧	هَادٍ	ہدایت دینے والے۔
١٨	مُهْدٍ	وہ جن کو ہدایت ملی۔
١٩	رَسُوْلْ	اللہ کی رسالت لانے والے۔
٢٠	نَبِیّ	اللہ کی خبر دینے والے۔
٢١	طٰهٰ	پاک اور منزہ۔
٢٢	یٰسٓ	سید اور سردار۔
٢٣	مُزَّمِلْ	کملی اوڑھنے والے۔
٢٤	مُدَثِرْ	چادر اوڑھنے والے۔
٢٥	شَفِیْعْ	قیامت میں شفاعت کرنے والے۔
٢٦	خَلِیْلْ	اللہ کی دوستی رکھنے والے۔
٢٧	كَلِیْمْ	اللہ سے کلام کرنے والے۔
٢٨	حَبِیْبْ	اللہ کے چاہنے والے۔
٢٩	مُصْطَفٰی	جن کو اللہ نے پسند فرمایا۔
٣٠	مُرْتَضٰی	جن کو اللہ نے خوش فرمایا۔

۳۱	مُجتَبیٰ	جن کو اللہ نے انتخاب فرمایا۔
۳۲	مُختَارْ	جن کو اللہ نے اختیار دیا۔
۳۳	نَاصِرْ	مدد کرنے والے۔
۳۴	مَنصُورْ	جن کو اللہ کی مدد ملی۔
۳۵	قَآئِمْ	مستقل مزاج رکھنے والے۔
۳۶	حَافِظْ	حفاظتِ قرآن کرنے والے۔
۳۷	شَہِیدْ	شہادت دینے والے۔
۳۸	عَادِلْ	عدل وانصاف کرنے والے۔
۳۹	حَکِیمْ	حکمت وفراست والے۔
۴۰	نُورْ	سراپا نور والے۔
۴۱	حُجَّةْ	دلیل و برہان والے۔
۴۲	بُرھَانْ	ثبوت دینے والے۔
۴۳	اَبطَحِیْ	شہر بطحیٰ کے رہنے والے۔
۴۴	مُومِنْ	امن وسلامتی والے۔
۴۵	مُطِیعْ	اطاعت کرنے والے۔
۴۶	مُذَّکِرْ	اللہ کا ذکر کرنے والے۔
۴۷	وَاعِظْ	نصیحت کرنے والے۔

۴۸	اَمِینْ	امانت رکھنے والے۔
۴۹	صَادِقْ	سچ بات کہنے والے۔
۵۰	مُصَدِّقْ	سچائی کو منوانے والے۔
۵۱	نَاطِقْ	شیریں بیانی کرنے والے۔
۵۲	صَاحِبْ	مالک اور آقا۔
۵۳	مَکِّیْ	شہرِ مکہ کے رہنے والے۔
۵۴	مَدَنِیْ	شہرِ مدینہ کے بسانے والے۔
۵۵	عَرَبِیْ	ملکِ عرب کے رہنے والے۔
۵۶	هَاشِمِیْ	بہادری والے ہاشمی خاندان والے۔
۵۷	تِهَامِیّ	اہتمام و عظمت والے۔
۵۸	حِجَازِیّ	ملک حجاز کے رہنے والے۔
۵۹	نَزَارِیّ	قبیلہ بنی نزار سے صلح کرنے والے۔
۶۰	قُرَیْشِیْ	خاندان قریش کے چشم و چراغ۔
۶۱	مُضَرِیّ	جدِ مضر جدِ قُصَیؓ کے نورِ نظر۔
۶۲	اُمِّیٌ	قدرتی علم رکھنے والے۔
۶۳	عَزِیْزْ	نہایت پیارے اور دل کو لبھانے والے۔
۶۴	حَرِیْصْ	نیکی اور خیر کو چاہنے والے۔

۶۵	رَءُوفْ	نرم دل اور مہربان۔
۶۶	رَحِیمْ	رحم کرنے والے۔
۶۷	یَتِیمْ	یتیم اور مسکین۔
۶۸	غَنِیْ	دولت وثروت والے۔
۶۹	جَوَّادْ	سخاوت کرنے والے۔
۷۰	فَتَّاحْ	مشکل کو دور کرنے والے۔
۷۱	عَالِمْ	ہر چیز کو جاننے والے۔
۷۲	طَیِّبْ	نہایت پاکیزہ فطرت والے۔
۷۳	طَاهِرْ	نفاست والے۔
۷۴	مُطَهَّرْ	وہ جن کو پاکی اور عمدگی دی گئی۔
۷۵	خَطِیبْ	بہترین خطبہ دینے والے۔
۷۶	فَصِیحْ	اعلیٰ اور مسجع کلام کرنے والے۔
۷۷	سَیِّدْ	سیادت اور معجزے والے۔
۷۸	مُتَّقِیْ	پرہیزگاری کرنے والے۔
۷۹	اِمَامْ	امامت کرنے والے۔
۸۰	بَآرّْ	نجات دلانے والے۔
۸۱	شَافِ	شفاء وصحت دینے والے۔

۸۲	مُتَوَسِطْ	اعتدال سے کام کرنے والے۔
۸۳	سَابِقْ	اچھے کام کے لیے آگے بڑھنے والے۔
۸۴	مُقْتَصِدْ	کفایت کرنے والے۔
۸۵	مَهْدِیْ	ہدایت کے راستے والے۔
۸۶	حَقْ	حقیقت کے جاننے والے۔
۸۷	مُبِیْنْ	صاف اور عیاں طور پر کلام کرنے والے۔
۸۸	اَوَّلْ	نورِ الٰہی کے پہلے مظہر۔
۸۹	اٰخِرْ	نورِ الٰہی کے آخر مظہر۔
۹۰	ظَاهِرْ	اپنا جلوہ عیاں کرنے والے۔
۹۱	بَاطِنْ	خرابی کو چھپانے والے۔
۹۲	رَحْمَةْ	اللہ کی رحمت والے۔
۹۳	مُحَلِّلْ	مشکل آسان کرنے والے۔
۹۴	مُحَرِّمْ	احترام وعصمت والے۔
۹۵	اٰمِرْ	حکم دینے والے۔
۹۶	نَاہٖ	برائیوں سے منع کرنے والے۔
۹۷	شَكُوْرْ	شکر کرنے والے۔
۹۸	قَرِيْبْ	اللہ سے قربت رکھنے والے۔

۹۹	مُنِیبْ	رجوع کرنے والے۔
۱۰۰	مُبَلِّغْ	اسلام کی تبلیغ کرنے والے۔
۱۰۱	طٰسٓ	خوبیوں والے سردار۔
۱۰۲	حٰمٓ	حُبِّ الٰہی کی طرف مائل کرنے والے۔
۱۰۳	حَبِیبْ	اللہ سے پیار کرنے والے۔
۱۰۴	اَوْلیٰ	سب میں اعلیٰ و برتر۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ ہ

اللہ تعالیٰ صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں تمام مخلوق سے بہتر اور خوش تر ہستی پر جن کا اسمِ مبارک محمدؐ ہے اور ان کے آلِ پاک پر اور ان کے تمام اصحاب پر۔

میرے کملی والے کا محل ہے مدینہ میں
ہاں مگر وہ رہتے ہیں عاشقوں کے سینے میں

کونسی جگہ ہے جو عاشقوں سے خالی ہے
ہر طرف ہیں پروانے شمع ہے مدینہ میں

(راز الہ آبادی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”ذکرجمیل“

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکْ

(سورۃ الانشراح ۔ آیت ۔ ۴)

ذکرِ جمیل حسن و محبت کی آن ہے
یادِ نبیؐ تمام عبادت کی جان ہے

ZIKR-E-JAMEEL

از

ڈاکٹر صبیحہ نسرین زہرا شہزادی

بنت

حسن الحجاز سجادہ نشین حریمِ ناز، حیدر آباد

ذکرِ جمیل

وَالشَّمسُ تجری لِطَلْعَتِ الْحَبِیبِ

وَالْقَمَرُ جَاءَ بِقَدَمِیهِ النَّجِیبِ

روئے انور کی طرف سورج چلنے لگا اور قدم مبارک پر چاند آ گرا۔ یہ ہے حُسنِ حبیبی طٰہٰؐ وطیبیؐ کہ دل و جان سے ہم نثار ہیں اور یہ ہماری نگاہوں کی معراج ہے۔

شمائلِ نبویؐ اور خصائلِ احمدیؐ اُس ذاتِ باریؐ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کے ذکرِ جمیل کے بعد نور ہی نور ہے۔ آپؐ کی ہستی معصوم اسلافِ کریم ابنِ کریم کی روشنی سے وجود میں آئی اور آپؐ نبوت و رسالت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ آپ کا اسم مبارک محمد بن عبداللہ جو بنی ہاشم اور قریش کے اعلیٰ خانوادے سے ہیں اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک مرفوع ہے اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی طرف معتوف ہے۔ آپؐ کو ذوالذبیحین کے لقب سے مخاطب کیا گیا۔ آپؐ کا نورِ جمیل حضرت عبدالمطلب سے حضرت عبداللہ کی جبینِ روشن سے طلوع ہوا اور بی بی آمنہ کے شکم مبارک میں قرار پایا۔ جب آپؐ تولد ہوئے دونوں ہاتھ زمین پر سجدے کی حالت میں تھے اور سرِ اقدس آسمان کی طرف تھا۔ آپؐ نہایت پاک اور طاہر اور ختنہ کئے ہوئے اور سبز جامہ زیب تن کئے ہوئے اس منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے کعبہ کے اصنام سر کے بل گرے ایوان کسریٰ کے کنگورے جھڑنے لگے اور آتشِ پارس ٹھنڈی ہوئی یہ معجزاتی کرشمہ سازیاں وجودِ پاکؐ کے لیے وجہ بشارت ہیں۔ نبوّت و رسالت کا وصف آپؐ کو ملا۔ آپؐ کو بی بی آمنہ نے دودھ پلایا اور

بعد میں ابولہب کی کنیز ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ ولادت کے پانچویں مہینے آپؐ پاؤں پاؤں چلنے لگے اور نویں مہینے میں فصیح و بلیغ انداز میں بات کرنے لگے۔ شرفاءِ مکہ کا رواج تھا کہ اپنے نومولود بچوں کو بنی سعد اور دوسرے قبیلے والی عورتوں کے حوالے کرتے تاکہ کھلی اور سرسبز فضاء میں بچوں کی بہتر نشو و نما ہوسکے اور عربی زبان خاص انداز سے کہہ سکیں۔ جب آپؐ ابھی آغوش آمنہ میں تھے حلیمہ سعدیہ آپؐ کے گھر آتی ہیں اس حال میں کہ اُن کو غریب جان کر امیر بچے نہ مل سکے۔ آپؐ ایسے دُرِ یتیم تھے کہ حلیمہ سعدیہ کی گود سرسبز ہوگئی۔ وہ خوشی خوشی اپنے نحیف و کمزور ناقے پر اپنے قبیلے کی طرف روانہ ہوئیں لیکن یہ ناقہ تمام دوسری سواریوں سے آگے نکل گیا۔ یہ پہلا معجزہ آپؐ کے قدوم میمنت لزوم سے ظاہر ہوا۔ بی بی حلیمہ سعدیہ کا گھر سرمدی دولت سے نہال ہوگیا۔ روزآنہ آپؐ دودھ شریک بھائی کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرانے جایا کرتے۔ اس اثناء میں دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے اور آپؐ کا سینہ شق کیا نازک سے دل کو طشتِ زمردیں میں تسنیم و سلسبیل اور آبِ کوثر سے دھویا۔ جو بلوریں آفتابوں میں بہشتِ بریں سے لایا گیا تھا۔ یہ واقعہ آپؐ کے دودھ شریک بھائی کے لیے حیرت ناک رہا انھوں نے اپنی ماں سے اس واقعہ کو بیان کیا تو وہ دوڑی دوڑی آئیں تو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے دستِ نازک میں چھوٹا سا عصا لیے آپؐ مسکراتے ہوئے کھڑے ہیں۔ بی بی حلیمہ سعدیہ خوش ہوکر آپؐ کو سینے سے لپٹا کر گھر لے گئیں اور جنگل میں بھیجنے کے لیے آئندہ احتیاط کرنے لگیں۔ جب آپؐ چار سال کے تھے بی بی آمنہ آپؐ کو اپنے مائکے لے گئیں اپنے ننھیال میں چند روز خوش و خرم رہے وہاں سے جب رخصت ہوئیں تو مقامِ ابوا پر بی بی آمنہ وفات پائیں اُمِ ایمن کنیز اس سفر میں ساتھ تھیں تو وہ آپؐ کو مکہ لے آئیں۔ عبدالمطلب اس سانحے سے ملول خاطر ہوئے اور آپؐ کو وفورِ محبت سے لپٹا لیا۔ آٹھ سال کی عمر تک اپنے دادا عبدالمطلب کے ظلِ عاطفت میں پروان چڑھتے رہے۔

عبدالمطلب نے رحلت سے پہلے آپؐ کو اپنے فرزندِ ارجمند ابی طالب کی کفالت میں دیا۔ بارہ سال کی عمر میں آپؐ کا پہلا سفر مبارک ملکِ شام کی طرف اپنے چچا کے ساتھ درپیش ہوا۔ اثنائے سفر بحیرا راہب نے اس پیکرِ جمال کو دیکھ کر نبوت کی نشانیاں بتائیں اور پیشن گوئی کی کہ یہ آگے چل کر نبی آخرالزماں ہونے والے ہیں جیسے جیسے آپؐ چلتے ابر آپؐ کے سر پر سایہ کئے ہوئے رہتا اور شجر حجر سجدہ کرتے۔

جب آپؐ پچیس سال کی عمر میں ریعانِ شباب کی رنگینیوں سے ہم آہنگ ہوئے تو بی بی خدیجہ کا مالِ تجارت لے کر شہرِ بصرہ کی طرف سفر فرمایا ساتھ میں ایک غلام میسرہ نامی تھا وہاں نفعِ کثیر آپؐ کو حاصل ہوا۔ آپؐ کو اللہ پاک نے فضیلتِ خاصہ سے متّصف فرمایا۔ آپؐ مقاماتِ بشریت میں فردِ فرید تھے۔ اس سفر میں میسرہ غلام نے کئی معجزے دیکھے جب آپؐ ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے تو ایک راہب نسطورا نے آپؐ کو دیکھ کر یہ پیشن گوئی کی کہ اس درخت کے نیچے وہی ہستی فروکش ہوسکتی ہے جو نبی یا رسول ہو۔ مزید اس نے آپؐ کی آنکھوں میں سرخی دیکھی اور کہا نبوّت و رسالت کی یہ ایک اور علامت ہے جب آپؐ مکہ میں رونق افروز ہوئے بی بی خدیجہ بہت خوش ہوئیں۔ مالِ تجارت میں نفع کثیر حاصل ہوا تھا۔ وہ آپؐ کے حسن و جمال سے متاثر ہوکر مائل بہ محبت ہوگئیں۔ جب آپؐ اُن کے روبرو آئے تو آپؐ کے ہالہ پیرا دو فرشتے نور کی کرنوں سے آپؐ کے روئے منور کو تابناک کر رہے تھے اس منظر سے وہ متعجب ہوئیں اور دل میں آپؐ سے شادی کی اُمنگ پیدا ہوئی تو حضورِ اقدس نے اپنے چچا ابی طالب سے اسکا ذکر کیا تو شادی کی تاریخ مقرر ہوئی بہ عوض مہر پانچ سو درہم عقد ہوا۔ اور خطبۂ نکاح ابی طالب نے پڑھا۔ بی بی خدیجہ کو زوجیت کا شرف حاصل ہوا اس طرح خوشی خوشی خدیجہ کے مشکوئے معلّٰی میں آپؐ رہنے لگے۔ ان کے بطن سے حضرت قاسم، طیب اور طاہر تولد ہوئے اور صاجزادیوں میں بی بی زینب، بی بی رقیہ، بی بی کلثوم اور

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا علیھا السلام تولد ہوئیں۔ ان کے ماسوا حضرت ابراہیم جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے تولد ہوئے۔

جب آپؐ (35) سال کے ہوئے تو ایک عجیب و غریب تنازع قبائلِ قریش میں وقوع پذیر ہوا وہ یہ کہ حجرِ اسود مکہ میں سیلاب آنے کی وجہ بہہ گیا تھا اور اس کو کعبہ میں پھر سے نصب کرنا تھا۔ ہر ایک قبیلہ یہ کہتا کہ ہم اس کی تنصیب مقامِ مقررہ پر اپنے ہاتھوں سے کرینگے۔ آخر یہ طئے پایا کہ صبح صبح سب سے پہلے جو کعبہ میں داخل ہوگا ہم اس کو اپنا ثالث بنائینگے۔ حُسنِ اتفاق سے حضور جانِ دارین شہنشاہِ کونین صبح دم سب سے پہلے کعبہ میں تشریف لائے آپؐ کی خدمت میں معروضہ پیش ہوا تو اُن سب کو تلقین فرما کر آپؐ نے ارشاد کیا کہ ایک چادر صحنِ کعبہ میں بچھاؤ اور اس پر سنگِ اسود رکھ کر تمام قبیلے والے مقامِ تنصیب تک اس کو لے چلو اور بعد میں میں اپنے ہاتھ سے اُس کو نصب کرونگا۔ اس طرح سب خوشی خوشی اس فیصلہ کو مان گئے کیوں کہ آپؐ کا خانوادہ قریش کا سردار خاندان تھا اور بیت اللہ کی طلائی کنجی آپؐ ہی کے خاندان میں رہتی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو قدرتاً اللہ تعالیٰ کے حسنِ ازل کی طرف مائل ہونے لگے۔ تنہائی اور خلوت کے لیے غارِ حرا میں تشریف لے جایا کرتے۔ اسی طرح روز و شب گذرتے رہے اور بعثت کا واقع ظہور پذیر ہوا' اور حضرت جبرئیل علیہ السلام غارِ حرا میں آئے اور آپؐ کو ''اِقْرَا'' کی تلاوت سے تین بار شرف تکلم بخشا۔ آپؐ لرزہ براندام ہوئے اور مشکوئے معلّی میں مراجعت فرمائے۔ خدیجہؓ سے فرمایا ''زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ'' مجھے چادر اُڑھاؤ چادر اُڑھاؤ اور دیر تک ایک عجیب سی کیفیت آپؐ پر طاری رہی' تو بی بی خدیجہؓ نے آپؐ کو دلاسہ دیا اور چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو صحفِ الٰہیہ کے متجرّ عالم تھے۔ انھوں نے انجیلِ مقدس سے تفاول کیا اور کہا یہ نبی آخرالزماں ہیں اور رسالت کے مہتم بالشان

عہدۂ جلیلہ پر فائز ہونے والے ہیں۔ اے کاش میں اُس وقت تک بقیدِ حیات ہوتا تو آپؐ کا دینِ اسلام قبول کرتا۔ اس کے بعد بفحوائے آیتِ قرآن ''وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝ (سورۂ نمل پارہ ۱۹)' اپنے عزیز و اقارب کو تبلیغ اسلام میں روشناس کراؤ اور انھیں ڈراؤ) آپؐ نے آہستہ آہستہ تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام کی طرف توجہ فرمائی۔ بی بی خدیجہؓ جو پہلے سے ہی آپ کی شیدا تھیں دینِ اسلام قبول کیا۔ آپؐ کے جانی دوست ابوبکر صدیقؓ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ جو آپؐ کے پاس ہی رہتے تھے بصد اشتیاق کمسنی میں اس نورِ مبیں سے وابستہ ہوئے۔ جب اشاعتِ اسلام ہونے لگی اور روز افزوں حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ آپؐ کی بیعت کرنے لگے تو قبیلہ قریش میں ایک ہل چل سی مچی جو آپؐ کے چاہنے والے تھے اور آپؐ کو صادق و امین کہتے وہ مخاصمت پر اُتر آئے اور طرح طرح سے فتنے برپا کرنے لگے اُن میں سب سے آگے ابولہب' ابوجہل اور مغیرہ تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ سے قسم قسم کے معجزوں کا تقاضہ کرنے لگے ایک مرتبہ ابوجہل نے کہا اگر تمہارا دین سچا ہے تو یہ جو چاند ہے اس کے دو ٹکڑے کر کے بتاؤ تو آپؐ نے اس سے وعدہ لیا کہ تم اس کے بعد اسلام قبول کرلو گے؟ تو اس نے اقرار کیا۔

جب شق القمر کا معجزہ انگلی کے ایک اشارے سے رونما ہوا تو جبلِ بوقبیس کا ایک پتھر لے کر آپؐ کی جبینِ روشن کو زخمی کیا اور کہنے لگا تم بڑے جادوگر ہو۔ ابولہب جو آپؐ کے چچا تھے وہ ان سب سے آگے آگے آپؐ کی اذیت رسانی پر کمر بستہ ہوگئے۔ ایک اور شرط ابوجہل نے یہ رکھی تھی کفِ دست میں کنکریاں لئے ہوئے آیا اور کہا کہ اے محمدؐ بتاؤ تو میری مٹھی میں کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا میں بتاؤں یا وہ جو تمہاری مٹھی میں ہیں بتائے۔ کنکریوں میں سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی آواز آئی تو وہ اُن کنکریوں کو آپؐ کے سامنے پھینک

کر چلا گیا' اور طرح طرح سے آپؐ کو ستانے لگا۔ لیکن کرشمۂ قدرت دیکھئے کہ حضرت حمزہ جیسے جری اور بہادر چچا بیعتِ اسلام سے مشرف ہوئے پھر حضرت عمرؓ اور دیگر اشد دشمنانِ دین آہستہ آہستہ اسلام قبول کرنے لگے۔ (۵۲) سال کی عمر میں معراج کا واقعہ پیش آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عرشِ بریں پر بلایا۔

معراج کا دولہا چلا یٰسٓ چلا طٰہٰؐ چلا
براق پر تنہا چلا اذکیٰ چلا اعلیٰ چلا

جب عرش پر محبوبِ خدا کی جلوہ گری کے سامان ہونے لگے ساتوں بہشت سنوارے گئے جبرئیل علیہ السلام عالمِ ملکوت سے پیام الٰہی لیے سرزمینِ حجاز پر نازل ہوئے کہ محبوبِ الٰہی کو معراج کی شبنمی فضاؤں میں راتوں رات براق پر لے جائیں تو وہ آئے حضورِ نبویؐ میں جب کہ آپؐ اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر محوِ خواب تھے جبرئیلؑ نے آہستہ سے کفِ پا پر اپنی جبینِ کافوری رکھی جس کی ٹھنڈک سے آپؐ بیدار ہوئے۔ جب معراج کا یہ دولہا سج دھج کر جانبِ افلاک رواں ہوا تو شوخیِ براق آپؐ کے دامنِ ناز کو ہوا میں مرتعش کرنے لگی' یہاں تک کہ آپؐ بیت المقدس میں سیرِ اولیں سے محظوظ ہوئے۔ وہاں قبۃ الصخرا کے مقام پر براق کو تھام لیا۔

مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء اور مرسلین آپؐ کے استقبال کو قیام پذیر تھے جہاں آپؐ نے اپنی امامت میں ان سب کو نمازِ خوش طراز سے ہمکنار کیا۔ اس کے بعد جبرئیلؑ علیہ السلام نے آپؐ سے براق پر سوار ہونے کی التجا کی اور آپؐ بصد شانِ دلربائی ہشاش بشاش پرواز فرمانے لگے یہاں تک کہ ساتوں افلاک لمحۂ بصر میں طئے ہو گئے اور شجرِ طوبیٰ کی نورانی فضاء میں آپؐ اترے اور خراماں خراماں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف چلنے لگے جہاں جبرئیلؑ نے توقف کر کے عرض کیا کہ آپؐ عرشِ معلّٰی تشریف لے جائیں میری حدِ پرواز یہیں تک ہے

یہاں رفرف آپؐ کے لیے عرشِ بریں سے اترا جس پر آپؐ رونق افروز ہو کر تجلیٔ حسنِ ازل سے مشرف ہوئے اور ستر ہزار حجابِ نورانی سے گذرتے ہوئے عرشِ بریں کی تقدیس وتحریم کی فضاؤں میں مسکرانے لگے کہ اتنے میں ندا آئی کہ اے میرے محبوب آؤ میرے قریب آؤ نعلین پہنے ہوئے آؤ ہم اپنی جلوہ آرائیوں سے آپؐ کو سرشار کرنا چاہتے ہیں اور قاب قوسین کی سرمدی زیبائشوں سے ہمکنار کرنا چاہتے ہیں اس طرح جلوۂ الٰہی سے نورِ محمدیؐ آملا۔ مبارک سلامت کی آوازیں بلند ہوئیں اور حوروں نے نغمہ سرائی سے بہشتِ بریں میں آواز ونور کی لہروں سے ایک عجیب سا عالم طاری کردیا اور ملائک درود وسلام سے آپؐ کے اطراف ہالہ پیرا ہوئے۔

اب کہنا یہ ہے کہ کائنات کی تخلیق کا سرچشمہ وہ کون ہے؟ یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ ربوبیت سے کئی عالم پیدا کئے عالمِ ناسوت، عالمِ ملکوت، عالمِ جبروت اور عالمِ لاہوت۔ معراج میں ساری توانائیاں اور ساری قدرتیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ یہ محبت کی ایک شان ہے اور اسی محبت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری اس دنیا میں ہوئی آدمؑ وحوا کی تخلیق اس دنیا میں ایک شہکار بنی۔ یہی وہ آدمؑ ہے جو ذرا سی لغزش سے جنت سے زمین پر اُتارے گئے۔ یہ مصلحت تھی کہ نورِ محمدیؐ سے عالم کو روشن ومنور کرنا تھا۔ زمین پر تو یہ بات ہوگئی اور عرشِ بریں پر اسی نور کا ظہور ہونا تھا اس لیے معراج مقدر کی گئی اور آگے مومنین کے لیے جو نماز فرض کی گئی وہ الصلوٰۃ معراج المومنین کے ارشاد کے مطابق صدقۂ محمدیؐ میں ہم کو بھی معراج نصیب ہوئی۔

معراج کی شب آپؐ گئے عرشِ بریں پر
اُمت کو ملا عزّ وشرف روئے زمیں پر

جنت کی سیر اور دوزخ کی سیر کے لیے جبرئیلؑ امیں لے جاتے ہیں۔

سُبۡحٰنَ الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً مِنَ المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بٰرکنا حولہٗ لنریہ من اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھو اسمیع البصیر ٥ اس آیت کے نورانی ہالہ میں جب آپؐ جنت کی طرف چلتے ہیں تو جنت الفروس، جنت الماویٰ، جنت الخلد، دار السلام، دار النعیم، جنت العدن، بہشتِ بریں کو ملاحظہ فرماتے ہیں جہاں دُرِ ابلق اور لعل و زمرد کے محل امت کے نیک بندوں صالحین اور اولیاء کے لیے بنائے گئے ہیں اور آگے جب دوزخ کی طرف چلتے ہیں تو دوزخ کے سات طبق کو ملاحظہ فرماتے ہیں جس کے پہلے طبق کا یہ منظر ہے ایک آگ جس کی چنگاریاں بہت بلند اُڑتی ہیں ملاحظہ فرماتے ہیں اور حضورؐ جبرئیلؑ سے پوچھتے ہیں یا اخی جبرئیلؑ یہ آگ کس کے لیے ہے؟ تو جبرئیلؑ کہتے ہیں یہ ظالموں، بے نمازیوں اور عاصی شقی لوگوں کے لیے ہے۔ اس پر آپؐ بہ دیدۂ نم اصحاب الشمال کو جو ہوائے گرم میں سانس لے رہے ہیں ملاحظہ فرماتے ہیں اور اس کے بعد اصحاب الیمین جو جنت کی نعمتوں اور رحیقِ مختوم سے جن کی میزبانی کی جاتی ہے ان کو ملاحظہ فرماتے ہیں تو خوشی سے آپؐ غنچہ بہ لب ہوتے ہیں۔

اس سراپا حسن و جمال کی جلوہ آرائی ایسی ہے کہ بے اختیار یہ نغمہ ہمارے لبوں پر رواں ہو جاتا ہے۔

ماہ جبیں گلزار بدن کون ہے بتلاؤ تو سہی
لعلِ بدخشاں شامِ یمن کون ہے بتلاؤ تو سہی
روئے منور غنچہ بہ لب گیسوئے مشکیں سنبلِ تر
صدق و صفا میں درِّ عدن کون ہے بتلاؤ تو سہی
ساعدِ سیمیں دستِ نگاریں اور کمر صد جانِ بہار

برق نگاہ و سیب ذقن کون ہے بتلاؤ تو سہی
جلوہ نمائے شمس و قمر عارض تاباں صبح حلب
ماہ و شے فردوس چمن کون ہے بتلاؤ تو سہی
حسنِ مجسم نور سراپا اور ترنم ریز صنم
جس پہ نثار آوان و زمن کون ہے بتلاؤ تو سہی
پائے سبک گلریز مدام ساقِ بلوریں حسنِ خرام
رشکِ غزالِ دشتِ ختن کون ہے بتلاؤ تو سہی
حسنِ حجاز احمدؔ کی غزل وصف میں یکتا اور سہل
جس کی طرف ہے روئے سخن کون ہے بتلاؤ تو سہی

یہ ساری تعریف وتوضیف عروس الخافقین جانِ دارین احمدن المجتبیٰ محمدن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں بے نظیر و بے مثال ہے۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ قبیلہ قریش کے اکثر سرداروں نے ایک منصوبہ بنایا اور ابی طالب کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کے آپؑ اپنے بھتیجے کو اسلام کی اشاعت سے منع کیجئے ورنہ ہم ان کو قتل کردینگے اور شہنشاہِ کونینؐ سے انھوں نے گذارش کی کہ ہم آپؐ کو حسین سے حسین عورتیں زرومال اور دنیا کی آسائش فراہم کرینگے تو آپؐ نے فرمایا اگر میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند رکھ دینگے تب بھی میں اپنے مقصدِ اعلیٰ سے باز نہ آؤنگا وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ لیکن ایک شب مشکوئے معلّٰی کا تلواریں اور نیزیں لیے محاصرہ کیا اُسی لمحے جبرئیل امیں کو ارشاد ہوا کہ تم پیارے محمدؐ کے پاس ہجرت کا پیام لے جاؤ۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بسترِ مبارک پر حضرت علی کرم اللہ وجھہ کو آرام کرنے کی ہدایت فرمائی اور اہلِ قریش کی تمام امانتیں سپرد کیں اور فرمایا صبح ہوتے یہ ساری امانتیں پہنچادو اس کے بعد آپؐ وہاں سے برآمد ہوئے اور سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کر کے شاھتِ الوُجوہ پڑھ کر ریت ان کی طرف پھینکی ان کی آنکھوں پر ایک پردہ سا آ گیا اور آپؐ بخیر وخوبی ان کے نرغے سے نکل گئے اور اپنے خاص مصاحب صدیق اکبر کو لیے ہوئے غارِ ثور میں تشریف لائے۔ آپؐ کے تعاقب میں دشمن نکل کھڑے ہوئے اور کئی لوگوں کو گرفتار کرنے پر مامور کیا جن میں سراقہ بہت شجیع و بہادر شخص تھا غارِ ثور تک آیا لیکن وہاں مکڑی کا جالا اور کبوتر کو اپنے آشیانے سے اُڑتے ہوئے دیکھ کر واپس ہو گیا یہ بھی ایک معجزہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکڑی اور کبوتر کو اس کارِ عجیب انجام دینے پر مامور کیا۔ جب آپؐ دن کے وقت نکلنے لگے تو سراقہ نے دیکھ لیا اور آپؐ کے تعاقب میں گھوڑا سرپٹ دوڑایا لیکن ایک مقام پر اس کے گھوڑے کے پیر زمین میں دھنس گئے اور اس نے توبہ کی۔

اس طرح آپؐ صحیح و سلامت مدینہ منورہ کی طرف چلے شہر مدینہ میں آپؐ کی تشریف آوری کا چرچہ ہوا تو وہاں کے قبیلے بنی خزرج، بنی اوس اور بنی نجار کے سردار استقبال کو آئے اور دف پر بنی نجار کی دوشیزاؤں نے یہ ترانا گایا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا　　مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ

وَاجَبَ الْشُکْرُ عَلَیْنَا　　مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا　　جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

اس شہر فرخندہ سواد شہر مدینہ میں آپؐ کے میز بان حضرت ابو ایوب انصاری بنے اور ان کے گھر آپؐ رونق افروز ہوئے اس طرح شہر مدینہ مدینۃ النبوی کہلایا آپؐ کی ملکوتی

اور آسمانی بادشاہت قائم ہوئی۔ کئی غزوات اور سرایا درپیش ہوئے جس میں مشہور جنگِ بدر جنگ اُحد، جنگ خندق اور جنگ حنین ہیں۔ جب اسلامی سلطنت کو وسعت ملی آپؐ کے سپہ سالار حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے درِ خیبر کو ایک ہاتھ سے اُکھاڑا اور قلعہ خیبر فتح ہوا۔ وہاں کے شرفاء نے آپؐ کی ضیافت کی اور ایک یہودن زینب نے زہر دیا۔ مرحب پہلوان کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پچھاڑا۔ قوانین اسلامی اور آئینِ محمدیؐ نافذ ہونے لگے اور آپؐ کا محلِ مبارک شریعت کدہ بن گیا۔ یہاں دس سال تک کئی مہمات سر ہوتی رہیں اور صلح حدیبیہ جس کو فتح مبین سے تعبیر کیا گیا کا ان مہمات میں خاص واقعہ رہا سنہ دس ہجری میں فتح مکہ کا عظیم مرحلہ آیا اور آپؐ کئی لاکھ صحابہ کے ساتھ حجۃ الوداع کا فریضہ بصد کروفر انجام دیتے ہیں اور ایسا فصیح و بلیغ خطبہ اہلِ اسلام کے لیے اپنے شیریں لبوں سے دیتے ہیں کہ آج تک وہ ہمارے لیے سرمایہ ناز ہے۔ یہاں سے آپؐ کی طبع نازک ناساز ہونے لگی یہاں تک کہ ایک لمحہ ایسا آیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کی طرف سے آپؐ کے دنیا سے وداع ہونے کا پیام لاتے ہیں اور اللہ پاک کا یہ ارشاد گوش گذار کرتے ہیں کہ آپؐ چاہے تو تا ابد اس دنیا میں قیام فرما سکتے ہیں۔ لیکن آپؐ نے "اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی" "اے اللہ آپؐ میرے بہترین و خوشترین رفیق ہیں" فرمایا۔

اس کے بعد ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام باادب مشکوئے معلّٰی میں اجازت لے کر در آتے ہیں جب کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام آپؐ کے بالیں پر تشریف فرما تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت میں حاضر تھیں۔ یہ ساقی کوثر کی شان ہے کہ تبسم بہ لب حُسنِ مجسم اس دنیا کو ترک فرما کر ابدی مسرتوں کے ہالہ میں عالمِ بقاء کی طرف رحلت فرماتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محبوب مصطفیؐ تک میرا سلام لے جا
بادِ صبا ذرا تو میرا پیام لے جا
وہ جن کی کالی کملی عالم میں ضوفشاں ہے
وہ جن کا پاک دامن پاکیزہ گلستاں ہے
محبوب مصطفیؐ تک میرا سلام لے جا
بادِ صبا ذرا تو میرا پیام لے جا
یوسفؑ سا ماہرو ہے روضہ پہ جن کے درباں
جبرئیلؑ جن کے در پر آتے ہیں لے کے قرآں
محبوب مصطفیؐ تک میرا سلام لے جا
بادِ صبا ذرا تو میرا پیام لے جا
وہ دلبرِ ملائک و فخرِ انبیاء ہے
وہ شاہِ دو جہاں ہے وہ خاص دلربا ہے
محبوب مصطفیؐ تک میرا سلام لے جا
بادِ صبا ذرا تو میرا پیام لے جا
دردِ فراق ان کا مجھ کو ستا رہا ہے
جلوہ اُن ہی کا میرے دل میں سما رہا ہے
محبوب مصطفیؐ تک میرا سلام لے جا

بادِ صبا ذرا تو میرا پیام لے جا
ساعت قریب آئی شق القمر مبارک
احمدؔ کو ہو حرم کا شوقِ سفر مبارک
محبوب مصطفیؐ تک میرا سلام لے جا
بادِ صبا ذرا تو میرا پیام لے جا

☆☆☆☆☆

طبعزاد بصد حسن و تجمل بارگاہِ عروس الخافقین میں حسن الحجاز احمدؔ کا یہ سلام گلدستۂ شجرۂ طوبیٰ ہے۔

☆☆☆☆☆

نگاہِ بازگشت

دکنی نعتوں کے انتخاب میں میں نے خاص طور پر یہ کوشش کی ہے کہ شہنشاہ کونین ﷺ کی مدح میں آج تک لکھے گئے معرکتہ الآرا اشعار یکجا کروں لہٰذا عربی‘ فارسی‘ دکنی اور اُردو کے بہترین اشعار اس انتخاب میں شامل ہیں۔

ان شاعروں میں ایسے خوش نصیب شاعر بھی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو صرف اور صرف صنف ''نعت'' کے لئے وقف کر دیا تھا چاہتے تو اور بہت کچھ لکھ سکتے لیکن یہ عشق کی انتہا ہے کہ ذکر نبی ﷺ کے سوا وہ کچھ کہنا نہیں چاہتے تھے۔

اس انتخاب میں عشق کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ یہاں واضح طور پر دو عشق دکھائی دیتے ہیں ایک اللہ پاک کا اپنے محبوب ﷺ سے عشق اور بندوں کا اپنے خالق کے محبوب ﷺ سے عشق۔

نورنامے میں میں نے پڑھا ہے کہ تمام انسانوں کی روحیں ایک ساتھ تخلیق ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے عمر میں سب برابر ہیں صرف دنیا میں آنے اور جانے کا وقت جدا جدا ہے۔ اس لئے میں نے شعراء کو عہد و زمانے میں مقید کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ویسے بھی عاشق و معشوق شاعر و ادیب زماں و مکاں سے ماورا ہوتے ہیں۔ تمام انسان برابر ہیں ان میں عظیم وہ ہیں جنہوں نے محبت کی دولت سب سے زیادہ پائی ہو۔ بے انتہا چاہتے ہوں یا چاہے جاتے ہوں۔ تمام نشے اتر جاتے ہیں لیکن صرف ایک نشہ ایسا ہے جو کبھی نہیں اترتا اور وہ ''محبت'' کا نشہ ہے۔ سچی محبت کرنے والوں کو کسی اور نشہ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ جو سراپا عشق ہیں جن کی سرشت میں رومانیت اور روحانیت کا عنصر شامل ہے۔

آخر میں ''ذکر جمیل'' کے عنوان سے میں نے جو کچھ تحریر کیا ہے وہ آل انڈیا ریڈیو کے لئے لکھا گیا فیچر ہے جو ''شمائل نامے'' کے عنوان سے نشر ہوا۔ یہ فیچر مجھے بے حد پسند ہے اس کو جتنی بار پڑھتی ہوں دل چاہتا ہے کہ پڑھتی ہی جاؤں۔ پڑھتے ہوئے میں یہ محسوس کرتی ہوں جیسے نورانی فضاؤں میں پرواز کر رہی ہوں۔ شکر الحمدللہ

اس مبارک و مقدس کام کی تکمیل پر میں اپنے تمام اساتذہ اور تمام شاگردوں کے لئے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک انھیں نیک ہدایت دے اور مجھے سرفراز کرے۔

میرے ماں باپ کا سایۂ عاطفت میرے سر پر قائم و دائم رہے۔

اللہ پاک میرے بچوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محبت ایک ایسی نعمت ہے جو دل کو سرشار کرتی ہے۔ نبی ﷺ کے صدقے میں جو مجھ کو چاہتے ہیں اُن کا دل محبت سے لبریز ہو جائے

آمین یارب العالمین

شاہِ زمنؐ ازل سے محبوبِ رب بنے ہیں
نورِ مبیں سے جن کے افلاک بھی سجے ہیں

(راقمۃ الحروف)

مطبوعہ کتابیں

☆ وصیّت النور 1988
(مثنوی حضرت سید امیر الدین شاہ میراں جی شمس العشاق ؒ)

☆ صباحتِ زَہرا (شعری مجموعہ) 1993

☆ Learn Urdu within a week 2002

☆ شجرِ طوبیٰ (دکنی نعتوں کا انتخاب) 2003

☆☆☆☆☆

زیرِ طباعت

☆ پیغمبرِ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق دکنی مثنویاں

☆ حضرت سید امیر الدین شاہ میراں جی شمس العشاق ؒ ۔ حیات اور کارنامے

☆ فسانۂ عجائب کی تلخیص

☆ روشن راہیں (افسانے)

☆ کنگن (ناول)

☆ میرے مسیحا میرے سرتاج (ناول)

☆ رب کی مہربانی (ناول)

☆ گگن درپن (ناول)

☆ اُتم پریم مارگ (عشق حقیقی کا بیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

IN THE NAME OF ALLAH THE MOST BENEFICENT AND MERCIFUL

There is no God except Allah
The Lord of the mighty throne

HOLY VERSE OF THE GLORIOUS QURAN

SHAJAR-E-TOOBA

POETRIES IN THE PRAISE OF BELOVED PROPHET (PBUH)

EDITED BY

Dr. Sabiha Nasreen, Zahra Shahzadi

Ph.D. Urdu University of Hyderabad
Daughter of HUSN-AL-HIJAZ AHMAD

DABISTAN-E-HIJAZ
HARIM-E-NAZ
HYDERABAD
(THE FAIR CITY)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

IN THE NAME OF ALLAH THE MOST
BENEFICENT AND MERCIFUL

There is no God except Allah
The Lord of the mighty throne

HOLY VERSE OF THE GLORIOUS
QURAN

SHAJAR-E-TOOBA

POETRIES IN THE PRAISE OF BELOVED PROPHET (PBUH)

EDITED BY
Dr. Sabiha Nasreen, Zahra Shahzadi
Ph.D. Urdu University of Hyderabad
Daughter of HUSN-AL-HIJAZ AHMAD

DABISTAN-E-HIJAZ
HARIM-E-NAZ
HYDERABAD
(THE FAIR CITY)

S.S. Printers, Ph: 55825230